ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

مئی 2016ء

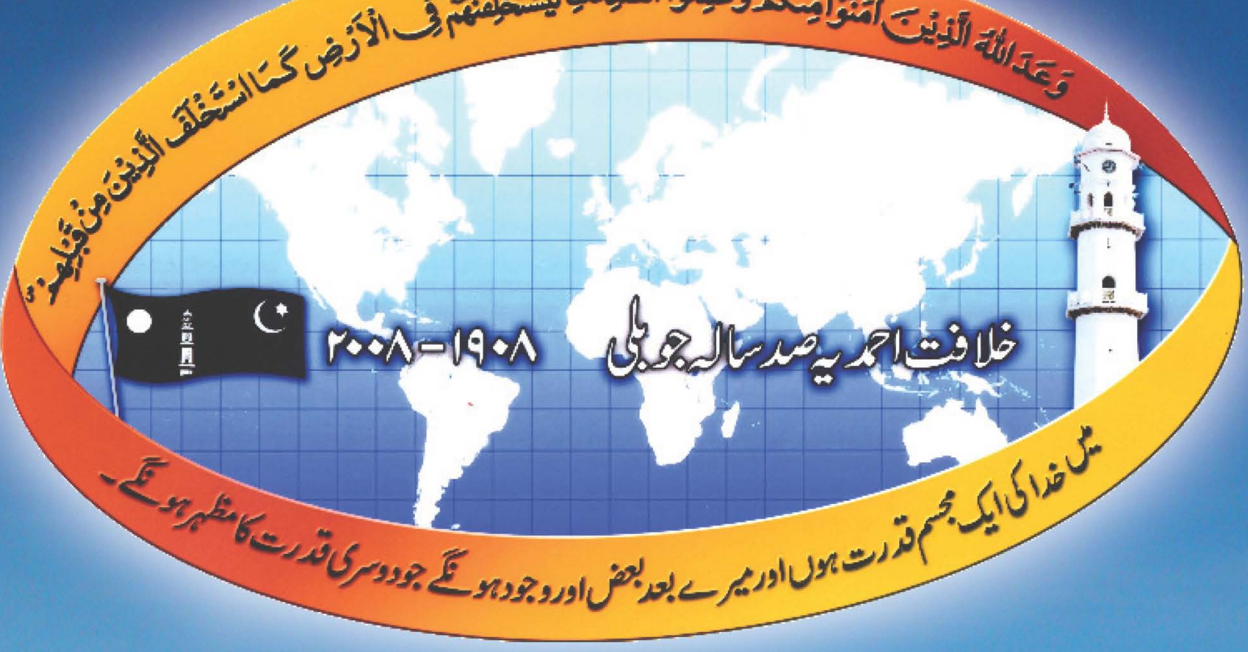


# اشاعت اسلام اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے ایک عظیم عہد

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم سے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر ایک عہد لیا تھا۔ یہ ایک تاریخ ساز لمحہ تھا جب خلیفہ وقت نے اس عہد کے لئے حاضرین اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے ناظرین کو کھڑے ہو جانے کا ارشاد فرمایا اور پھر ہم سے ایک عظیم عہد لیا۔

اس عہد نے ایک دفعہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی ہے اور خلیفہ وقت ہی سیدنا و مولانا محمد عربی ﷺ کی فوج کا وہ سپہ سالار ہے جو اپنے اس فرض منصبی کو اپنی سب سے اہم اور پہلی ترجیح سمجھتا ہے۔

پیارے احباب جماعت! احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کے پچاس سالہ جشن تشکر کے موقع پر یہ عہد ہمیں بہت کچھ سوچنے اور اس سے بھی زیادہ بہت کچھ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس عہد کو خود پڑھیں، اپنے بچوں، اپنے اہل خانہ، دوستوں، احباب جماعت کے ساتھ اس عہد کے بارہ میں بات کریں اور غور کریں کہ ہم کس طرح اس جوش کو جو ہمارے دلوں میں پیدا ہوا ہے اسلام کی اشاعت کے لئے عملی اقدام میں تبدیل کریں۔ تا کہ جو کچھ ہمارے دلوں میں ہے وہ ہمارے ہاتھوں سے بھی ظاہر ہو اور ہماری زبانوں سے بھی۔

خدا تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت سے کئے گئے عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ آمین۔

نوٹ: تاریخ ساز عہد صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

# احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

خلافت نمبر

مئی 2016ء جلد نمبر 46 شمارہ 5

## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| ☆ | قرآن مجید | 2 |
| ☆ | حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | 2 |
| ☆ | ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام | 3 |
| ☆ | سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصے | 4 |
| ☆ | خلافت کی ضرورت واہمیت اور برکات از مکرم مولانا برہان احمد ظفرؔ صاحب | 8 |
| ☆ | نظام خلافت از مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصورؔ صاحب | 14 |
| ☆ | کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا | 19 |
| ☆ | غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کے بارہ میں راہنمائی از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ | 22 |
| ☆ | ماہ رمضان کی تحریک جدید سے گہری مناسبت از مکرم میاں رضوان مسعود صاحب | 23 |
| ☆ | سینٹرل امریکہ کی جماعت احمدیہ بلیز Belize کا دوسرا جلسہ سالانہ 2016ء از مکرم مولانا نوید احمد منگلا صاحب | 25 |
| ☆ | جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نمائش از مکرم سہیل ثاقب صاحب | 28 |
| ☆ | رپورٹ: جلسہ مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ | 33 |
| ☆ | بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات | 37 |
| ☆ | تصاویر: بشیر ناصر، اسعد سعید، محبوب الرحمٰن شفیق احمد، شعبہ سمعی و بصری جامعہ احمدیہ کینیڈا اور بعض دوسرے | |


**نگران**

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

**مدیر اعلیٰ**

پروفیسر ہادی علی چوہدری

**اعزازی مدیر**

حسن محمد خان عارفؔ

**مدیران**

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

**معاون مدیران**

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

**نمائندہ خصوصی**

محمد اکرم یوسف

**معاونین**

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

**تزئین وزیبائش**

شفیق اللہ

**مینیجر**

مبشر احمد خالدؔ

**رابطہ**

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

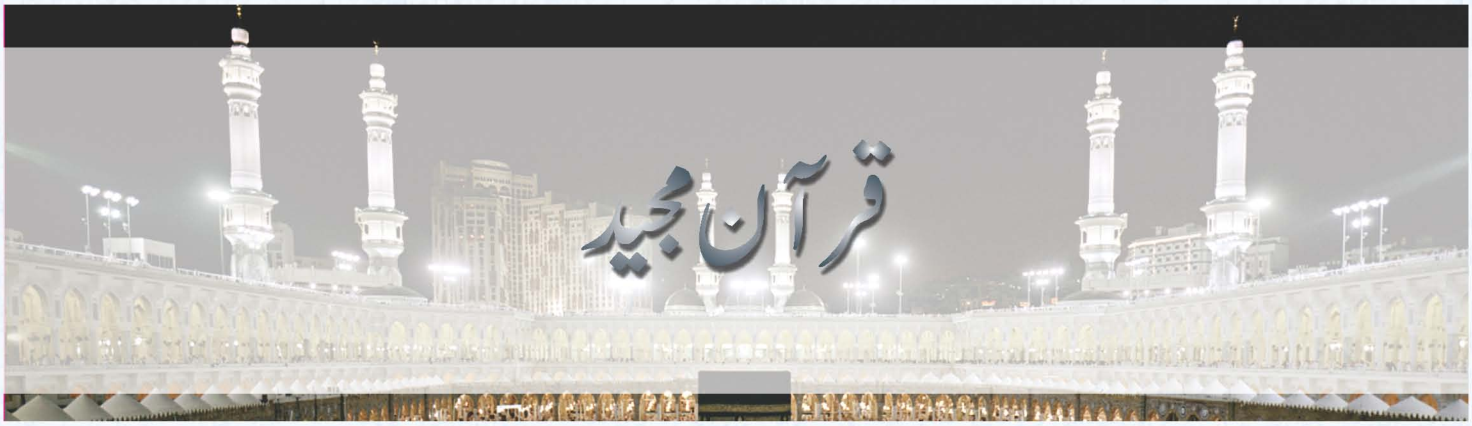


اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ o

(سورۃ النور 56:24)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : عَلَیْکَ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْ عُسْرِکَ وَ یُسْرِکَ وَمَنْشَطِکَ وَ مَکْرَھِکَ وَاَثَرَۃٍ عَلَیْکَ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ حدیث 4754 بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 616)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگ دستی اور خوش حالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے (حاکم وقت کے حکم کو) سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے

# مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے

" سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔"

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306)

" اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے مؤحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تفسیر زیر سورۃ النساء آیت 60۔ جلد دوم، صفحہ 246)

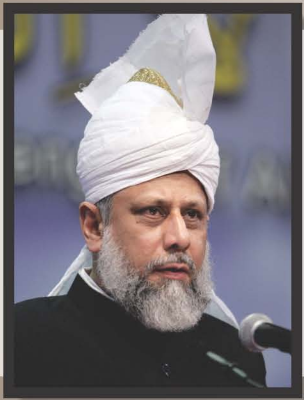

### بعض فقہی مسائل کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات وارشادات

# اپنے خیالات اور دلوں میں روشنی پیدا کریں اور اپنے دلوں کو تقویٰ سے بھردیں

### خوشیاں ایسے منائی جائیں جن سے بنی نوع کو فائدہ ہو اور تفریح بھی ایسی ہونی چاہئے جو علم ومحبت میں اضافہ کا باعث ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اپریل 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات اور ارشادات بیان فرمائے۔

آپ ؓ فرماتے ہیں کہ انسان کے لئے دو چیزوں کی صفائی بہت ضروری ہے، ایک سوچ اور فکر اور دوسری لطیف جذبات یعنی نیکی کے جذبات ہیں۔ جب دل صاف ہوگا تو جذبات بھی صاف ہوں گے۔ اور افکار کا صاف رہنا یہ دماغ کی صفائی سے حاصل ہوتا ہے۔

تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایسا نور پیدا ہوجائے کہ ہمیشہ صحیح اور درست خیال پیدا ہوں۔ یہ باتیں مسلسل کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ ؑ فرمایا کرتے تھے کہ مولوی نورالدین ؓ، مولوی عبدالکریم ؓ یا کسی اور مولوی صاحب ؓ کا نام لیتے کہ ان سے پوچھ لو اور بعض دفعہ جب دیکھتے کہ یہ مسئلہ ایسا ہے جس کا بحیثیت مامور آپ ؑ کو جواب دینا ضروری ہے تو آپ ؑ خود اس کا حل فرماتے۔

فرمایا روحانی ترقی کے لئے تنویر فکر اور تقویٰ وطہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ فکر، سوچ اور غور کا تعلق تنویر دماغ سے ہے اور جذبات کا نیکی پر قائم رہنا تقویٰ ہے۔ جب انسان کو تنویر مل جائے تو وہ بدی سے محفوظ رہتا ہے اور جب بدی سے محفوظ رہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے آجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفر میں نماز قصر کرنے کے بارہ میں فرمایا کہ میرا مذہب اس بارہ میں یہی ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈالے جب انسان گٹھڑی اُٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ سفر ہے۔ عرف میں جو سفر ہے خواہ وہ دو تین میل ہو اس پر سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ جب سفر کی نیت سے سفر ہو تو وہی سفر ہے، پھر انما الاعمال بالنیات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ فرمایا کہ حکام کا دورے وغیرہ کرنا سفر نہیں ہے، یہ تو ویسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے باغ کی سیر کرتا ہے۔ اس سوال پر کہ کیا مرکز میں آکر نماز قصر کرنا جائز ہے، فرمایا کہ جو شخص تین دن کے واسطے یہاں قادیان میں آوے اس کے لئے قصر کرنا جائز ہے لیکن اگر امام مقیم ہے تو پھر اس کے پیچھے پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ پھر نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنے کی صورت میں جمعہ سے قبل سنتیں پڑھنے کے بارہ میں فرمایا کہ اس بارہ میں اختلاف ہوا ہے۔ اگر نمازیں جمع کی جائیں تو پہلی، پچھلی اور درمیانی سنتیں معاف ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور جمعہ کی پہلی سنتیں بھی پڑھیں۔ آپ ؑ جمعہ کی نماز سے قبل سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ سفر میں جمعہ کی نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور چھوڑنا بھی جائز ہے۔ چھوڑنے سے مراد ہے ظہر کی نماز پڑھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ظاہری خوشی کے بارہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ فرمایا خاص مواقع پر چراغاں کیا جاتا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی پر چراغاں کیا گیا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایسی باتیں اچھی لگتی ہیں، مجھے یاد ہے کہ مسجد مبارک کے کناروں پر چراغ جلائے گئے تھے، ہمارے مکان پر، مسجد پر اور مدرسہ احمدیہ پر بھی چراغ جلائے گئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم عدل ہونے کی حیثیت سے قرآنی نص کے خلاف کوئی بات نہ کرتے تھے۔ جہاں ملکی اور سیاسی ضرورت ہو تو چراغاں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پس خوشیاں ایسے منائی جائیں جن سے بنی نوع کو فائدہ ہو۔ عید پر قربانی کا گوشت ملتا ہے اور فطرانہ سے غریبوں کو مدد ملتی ہے۔ بچے اگر تھوڑی سی تفریح کرلیں تو کوئی حرج نہیں۔ بچوں پر بچپن سے ہی واضح کردینا چاہئے کہ ہم دینی اور ملکی قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہی تمام کام کریں گے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کے دو واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سفر ملتان سے واپسی پر لاہور قیام کے دوران مومی مجسموں کا مشاہدہ کیا جس میں مختلف بادشاہوں کے حالات تصویری شکل میں دکھائے گئے تھے۔ چونکہ ایک علمی چیز تھی اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دکھانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے گئے اور دوسرے واقعہ میں لاہور سے واپسی پر مخالفین کا ہجوم دیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دے رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے بڑھنا ہے اور بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم وہ تبدیلی پیدا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات اور دلوں میں روشنی پیدا کریں اور اپنے دلوں کو بھی تقویٰ سے بھریں۔

حضور انور نے آخر پر محترمہ امۃ الحفیظ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 26 اپریل 2016ء)

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصے

مرتبہ: وکالت علیا تحریکِ جدید ربوہ

## خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں کتنا عظیم الشان نشان دکھایا ہے، گو تم نے اس زمانہ کو نہیں پایا لیکن ہم نے اس کو پایا اور دیکھا ہے۔

مسجد مبارک قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کبھی ایک اور کبھی دو صفیں ہوتی تھیں، انہوں نے اس کا موازنہ ان کے زمانہ میں کی گئی توسیع سے فرمایا۔ اس زمانہ میں کبھی ایک قطار نمازیوں کی ہوتی اور کبھی دو ہوتی تھیں۔ جب اس حصہ مسجد سے نمازی بڑھے اور تیسرے حصہ میں نمازی کھڑے ہوئے تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی، گویا جب پندرھواں یا سولھواں نمازی آیا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب میں جمعہ کے لئے جا رہا تھا اور میری عمر 15، 16 سال کے قریب تھی، جب گھر سے نکلا تو ایک شخص مسجد سے واپس آ رہا تھا اور اس نے کہا کہ مسجد میں کوئی جگہ نہیں ہے، اس لئے اس کی بات سن کر میں بھی واپس آ گیا اور ظہر کی نماز پڑھ لی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میری شامت کہ مجھے تحقیق کر لینے چاہئے تھی کہ مسجد بھری ہوئی ہے بھی یا نہیں۔ اب اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے جو بھی اس پیشگوئی پر غور کرے اور آج کے قادیان کو بھی دیکھے جو ابھی گو بیاس تک تو نہیں پھیلا لیکن اللہ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے تو پھر بھی آج کے قادیان کو دیکھ کر اس کو نشان قرار دے گا بشرطیکہ عقل بھی ہو اور انصاف کی نظر بھی ہو۔ ایک احمدی کے لئے تو یہ باتیں یقیناً ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔

ایک پروفیسر یہاں سے تحقیق کی غرض سے قادیان گئے اور واپس آ کر انہوں نے تاثرات لکھے اور وہ تاثرات ایسے ہیں کہ آدمی حیران ہوتا ہے کہ کس طرح بعض غیر بھی باریکیوں میں جا کر نکات نکالتے ہیں۔ بہرحال ان کا مضمون شائع ہو جائے گا۔

آج ہی پاکستان سے خبر آئی ہے کہ پنجاب حکومت نے فرقہ واریت کے نام پر کچھ کتابوں کی اشاعت پر پابندی لگادی ہے۔ اس میں کچھ جماعتی کتب بھی ہیں جس کا فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں۔ جیسے الفضل اور روحانی خزائن پر حکومت نے فرقہ واریت کے خاتمہ کے نام پر پابندی لگادی ہے۔ کبھی پڑھ کر یہ لوگ غور نہیں کریں گے کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی حقیقی تعلیم کا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے۔ بہرحال جیسے بھی حالات ہوں ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مدد اچانک آئے گی۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم حاجی منظور احمد صاحب درویش قادیان کی وفات کا اعلان کیا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ پنجاب حکومت نے جماعت کے بعض جرائد اور کتب پر پابندی لگائی ہے کہ ان کی اشاعت نہیں ہو سکتی اور اس بات کی وہاں کے چند اخبارات نے خبریں بھی دیں۔ آج کل تو فون پر ہی تصویری عکس، پیغامات اور پیغام بھیجنے کے مختلف قسم کے جو طریقے ہیں، ان کے ذریعے سے منٹوں میں خبریں دنیا میں گردش کر جاتی ہیں۔

حضور انور کو بھی لوگ خط لکھتے ہیں اور پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ان نام نہاد علماء کے کہنے پر اسی طرح کی حرکتیں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں اور کرتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس پہلے سے زیادہ وقت بڑھا کر دیا جائے گا۔ اور اس طرح پاکستان کے ایک صوبے کے قانون کی وجہ سے دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ ہر روک جو ہوتی ہے مخالفت کی ہمیں فائدہ پہنچاتی ہے۔ نئے نئے راستوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس سے صرف یہ نہیں ہوگا کہ اصل زبان میں کتابیں چھپیں گی یا درس ہوں گے بلکہ بہت سی قوموں کی مقامی زبانوں میں بھی یہ مواد میسر آ جائے گا۔

پس جن کے دلوں میں کسی بھی قسم کی پریشانی ہے تو وہ اسے دلوں سے نکال دیں۔ ہمارے لٹریچر کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس سے ایک بات واضح ہے کہ یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عشق رسول ﷺ میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اس وجہ سے ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی انصاف کی نظر سے جماعت کے لٹریچر کو نہ کبھی پڑھا ہے اور نہ پڑھنے کی کوشش کی ہے۔

جرائم کو معاف کرنے کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا عفو دکھایا کہ جو مخالفوں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے لگتا تھا کہ بڑا مشکل ہے۔ ہمیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ جب وہ اپنی شرارتوں کو دیکھتے تھے تو سمجھتے تھے کہ ہماری سزا صرف یہی ہے کہ ہمیں قتل کیا جائے گا لیکن آنحضرت ﷺ نے ان کو معاف کر دیا۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساتھ میں دین اسلام قبول کر لیا اور حقانی صبر آنجناب ﷺ کا جو ایک زمانہ دراز تک ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا۔

آنحضرت ﷺ نے اس دن سے جس دن ظہور فرمایا اس دن تک جس دن رفیق اعلیٰ سے جا ملے یعنی ابتدائی زندگی سے

وصال تک بجز اپنے مولا کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا اور ہزاروں دشمنوں کے مقابلہ پر معرکہ جنگ میں کہ جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا خالص خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھلائی۔ غرض سخاوت اور زہد اور قناعت اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیا ﷺ میں ایسے ظاہر کئے جن کی مثال دنیا میں نہ کبھی ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان اور صاحبزادی امۃ الرفیق صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا اعلان فرمایا اور ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا کہ اسلام کی تاریخ میں مختلف سربراہان مملکت اپنے آپ کو خلفاء کہلاتے رہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت ﷺ کے بعد پہلے چار خلفاء کو ہی خلفائے راشدین کا مقام دیتی ہے، انہی کا دور خلافت راشدہ کا دور کہلاتا ہے یعنی وہ دور جو ہدایت یافتہ اور ہدایت پھیلانے والا دور تھا، جو نظام کو اس طرح چلاتے رہے جس طرح انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چلاتے دیکھا تھا، بعد ازاں حالات تبدیل ہوئے اور حرف بحرف آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شمار کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اپنے ایمان کو دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مطاع ﷺ کو دنیا میں بھیجا تھا اور اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے غلام صادق کو بھیجا ہے اور اس کام کے لئے آنحضرت ﷺ نے خلافت کے تاقیامت رہنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مخالفین دین خوش ہوں کہ دین دوبارہ دنیا سے ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ شیطان دندناتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا ہے۔ اس لئے ایمان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری نظام خلافت کی مدد کرتے ہوئے دنیا میں قائم رکھنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مصمم ارادہ کریں کہ ہم نے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحبؓ کو میں نے کہا کہ آپ کے خدشات میں نے دور کر دیئے ہیں، اس لئے آپ کے سامنے یہ سوال ہونا چاہئے کہ خلیفہ کون ہو، یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہئے، اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اس لئے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہوگا، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کرلوں گا جسے آپ چنیں گے، جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کرلوں گا تو پھر خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانیں گے، مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہوسکتا، لیکن مولوی صاحبؓ نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔

گزشتہ دنوں کینیڈا سے سو سے اوپر خدام اور امریکہ سے دو سو سے اوپر خدام، مختلف عمروں کے حضور سے ملاقات کرنے کے لئے لندن آئے، ان میں نئے بیعت کرنے والے بھی شامل تھے، تین دن رہے ہیں، اس کے بعد ان کے تاثرات بالکل مختلف تھے، عجیب اخلاص اور وفا کا اظہار ان سے ہو رہا تھا جس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور بعد میں جا کر بھی انہوں نے اس بات کا اظہار کیا، یہ عہد کیا کہ نمازوں میں باقاعدگی رکھیں گے، یہ عہد کیا کہ جماعت سے وابستگی میں باقاعدگی رکھیں گے، یہ عہد کیا کہ خلافت سے اپنے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔

## خلافت کا فیضان

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اتاری
نہ مایوس ہونا گھٹن ہو نہ طاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

نبوت کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

خلافت سے کوئی بھی ٹکر جو لے گا
وہ ذلت کی گہرائی میں جا گرے گا
خدا کی یہ سنت ازل سے ہے جاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تاقیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

محبت کے جذبے ، وفا کا قرینہ
اخوت کی نعمت ، ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دکھ نہ دے کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

# نئی صدی کا ایک عظیم عہد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عہد برموقع صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی مورخہ 27 مئی 2008ء

## بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

آج خلافتِ احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اُس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین ۔ اللھم آمین

# خلافت کی ضرورت واہمیت اور برکات

محترم مولانا برہان احمد ظفر صاحب، ناظر نشر واشاعت، قادیان

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَـيْــــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؁

(سورۃ نور 56:24)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سورۃ نور کی اس آیت میں ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں میں خلافت کے قیام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس سے یہ بات صاف دکھائی دیتی ہے کہ خلافت کے قیام کے لئے نیک اعمال اور ایمان شرط ہے جہاں نیک اعمال اور ایمان ہوگا وہاں خلافت کا قیام عمل میں آئے گا اور جہاں سے یہ دونوں باتیں ختم ہوجائیں گی خلافت کے قیام کا وعدہ بھی ختم ہوجائے گا۔ اس جگہ میں خلافت کے معنوں کو اختصار سے بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

## خلیفہ کے معنی

1۔ من یخلف غیرہ و یقوم مقامہ

یعنی جو کسی کے قائمقام ہو کر وہی کام کرے جو اصل وجود کام کر رہا تھا۔

2۔ والسلطان الاعظم

یعنی سب سے بڑا بادشاہ۔

3۔ وفی الشرح الامام الذی لیس فوقہ امام

یعنی شرعی اصطلاح میں خلیفہ اس امام کو کہتے ہیں جس کے اوپر کوئی امام نہ ہو۔

اسی طرح اقرب الموارد میں الخلافۃ کے معنی کے تحت لکھا ہے کہ:

النیابۃ عن الغیر اما لغیبۃ المنوب عنہ او لموتہ

یعنی خلافت کے معنی کسی کا نائب اور قائم مقام ہو کر وہی کام کرنے کے ہیں جو اصل وجود کر رہا تھا۔ اور یہ نیابت یا تو اس لئے ہو کہ اصل وہاں موجود نہیں یا اصل وفات پا گیا ہے اور اب اس کے کام کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

الغرض خلیفہ کے معنے کسی کے قائم مقام ہو کر کام کرنے اور اس جانے والے کی نیابت کرنے یا امام اور بادشاہ کے ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ:

”خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانے کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں اُن کو خلیفہ کہتے ہیں۔“

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 383)

## احادیث النبویہ ﷺ

آنحضرت ﷺ نے خلافت کے سلسلہ میں بیان فرمایا:

ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافتہ۔

(کنز العمال، جلد 11۔ منشورات مکتبۃ التراث اسلامی، صفحہ 259)

یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کے بعد خلافت کا قیام ہوتا ہے اس سے دو باتوں کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

اوّل یہ کہ ہر نبوت کے بعد خلافت کا قیام ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ خلافت کا قیام نبوت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث بھی اسی امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ کہ ایک پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتی ہے۔ اس جگہ میں اس کا صرف ترجمہ پیش کرتا ہوں یہ حدیث کئی مرتبہ آپ نے سُنی ہوگی۔

”حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اُٹھالے گا۔ پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس کو بھی اُٹھالے گا پھر کوتہ اندیش بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا وہ قائم رہے گی پھر خدا اس کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر ظالمانہ حکومت قائم ہوگی وہ اس وقت قائم رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اُسے بھی اُٹھالے گا۔“

اس کے بعد آپ نے فرمایا:

ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت

یعنی پھر اللہ تعالیٰ نبوت کے طریق پر خلافت قائم کردے گا۔ اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد۔ مشکوۃ۔ باب الانذار والتحذیر، جلد 5، صفحہ 404)

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے دو مرتبہ خلافت کے قیام کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ ایک اپنی نبوت کے بعد نبوت کے طریق پر خلافت کے قیام کی پھر آخری زمانہ میں بھی اسی طریق پر خلافت کے قیام کی پیش گوئی موجود ہے۔ اور دونوں مقام پر ایک ہی طرح کے الفاظ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ استعمال فرمائے ہیں۔ یعنی نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ جس سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ آخری زمانہ میں خلافت کا قیام نبوت کے قیام پر منحصر ہے۔

گویا آخری زمانہ میں خلافت کا قیام نبوت کے قیام کے بغیر ممکن نہیں اسی لئے مسلمانوں کے تمام فرقے ایک ایسے مسیح و مہدی کی انتظار میں ہیں جن کا مقام آنحضرت ﷺ نے نبی کا بیان

فرمایا ہے۔ جس کا ذکر صحیح مسلم میں موجود ہے۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کا قیام قرآن کریم کی آیت کی رو سے ہوا کہ اس کے ذریعہ سے دین کو تمکنت بخشی جائے گی اور خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دیا جائے گا تاریخی لحاظ سے یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ اسلام جو نرم و نازک شاخ کی طرح تھا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی جس پر بغاوت کی آندھیاں ٹوٹ پڑیں خلافتِ راشدہ کی قیام کی برکت سے ہی ایک تناور درخت بنا اس ایک ایک بات پر نظر کرنے سے ہی خلافت کی ضرورت و اہمیت کا احساس ہر مومن کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دیں گے۔'' (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

وہ شخص جو تاریخ اسلام سے ذرا بھی واقف ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ایک اسلامی لشکر اسامہ بن زید بن حارثہ کی سرکردگی میں تیار فرمایا اور اُنہیں شام کی طرف جانے کا حکم دیا۔ لیکن ابھی لشکر روانہ نہ ہوا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی۔ سوائے مدینہ، مکہ اور طائف تین مقاموں کے باقی تمام جزیرۃ عرب میں فتنہ ارتداد کے شعلے پوری قوت و اشتداد کے ساتھ بھڑک اُٹھے تھے۔ ساتھ ہی یہ خبریں بھی پہنچیں کہ مدینہ پر ہر طرف سے حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ خدائی وعدوں کے مطابق خلافت راشدہ کے عظیم مقام پر فائز ہو چکے تھے۔ اس موقعہ پر صحابہ رسول ﷺ نے اس خوف کو دیکھتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ مشورہ دیا کہ چونکہ مدینہ پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی اس لئے مدینہ کی حفاظت کی غرض سے اس لشکر کو روک دیا جائے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قوتِ ایمان، قوتِ قلب، ہمت و شجاعت اور حوصلہ و استقامت کا اندازہ کرو کہ آپؓ نے فرمایا کہ:

''ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ اس لشکر کی روانگی میں تاخیر کرے جسے آنحضرت ﷺ نے روانگی کا حکم دیا ہے۔ خدا کی قسم اگر صحراء کے کتے مدینہ میں گھس آئیں اور ہماری عورتوں اور بچوں کے پاؤں تک گھسیٹنے لگیں تب بھی اس لشکر کو جانے سے نہیں روکوں گا جسے محمد رسول اللہ ﷺ نے تیار کیا تھا اور جو جھنڈا رسول خدا نے باندھا تھا میں اُسے ہرگز نہیں کھولوں گا یہ لشکر جائے گا اور ضرور جائے گا۔'' (تاریخ خلفاء۔ صفحہ 89)

دنیا جانتی ہے کہ ایسے خوف ناک حالات کو خدا تعالیٰ نے خلافت راشدہ کے اوّل خلیفہ کے ذریعہ امن میں تبدیل کر دیا اور مومنوں کو ایک تمکنت بخشی اور دین اسلام جو کہ ٹکڑوں ٹکڑوں میں ہوتا دکھائی دیتا تھا خلافت کی برکت سے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا۔ کی تعلیم کے عین مطابق اپنی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گیا اور خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوگئی یہ واقعہ خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو واضح طور پر پیش کرتا ہے جس کا لازمی نتیجہ اجتماعیت ہے جو کہ خلافت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

امت مسلمہ اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ سب قسم کی برکت اور ترقی اور طاقت امت مسلمہ کو صرف خلافت سے حاصل ہوئی تھی اور آئیندہ بھی اسی کی تمنا دِل میں لئے بیٹھے ہیں۔ پھر وہ زمانہ جس میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا ظہور ہونا تھا انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ امت مسلمہ کی بقا نظام خلافت سے وابستہ ہے۔ اس بات کا اظہار اس زمانہ کے مفکرین اسلام اور علمائے دین و مفتیان شرع متین نے بھی کیا اور لکھا کہ:

''سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی سے کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علی منہاج نبوت کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور امت مسلمہ کو بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ چرو چگو اور اپنا پیٹ پالو۔ صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا۔''

(رسالہ جدوجہد۔ دسمبر 1960ء)

اسی طرح لاہور کے اخبار ''تنظیم اہلحدیث'' کے ایڈیٹر نے اپنے پرچہ کی اشاعت میں لکھا:

''اگر زندگی کے اِن آخری لحات میں ایک دفعہ بھی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملّت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے۔ اور روٹھا ہوا خدا پھر سے مَن جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملّت اسلامیہ کی یہ ناؤ شاید کسی طرح اس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔''

(اخبار تنظیم اہل حدیث، لاہور۔ 12 ستمبر 1969ء)

علامہ اقبال نے لکھا۔

تا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

عوامی تحریک کے امیر کا ایک بیان اس قسم کا شائع ہوا کہ:

''دنیا کے تمام مسائل کا یہ حل ہے کہ اسلامی خلافت قائم کی جائے اس مقصد کے لئے ہم جدوجہد کرنے کے لئے میدان میں آ جائیں گے اور کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکے گی۔''

(اخبار ہند سماچار۔ 18 اکتوبر 2000ء)

ماہنامہ ''سبق پھر پڑھو'' میں لکھتا ہے:

''حقیقتاً ان تمام حکمرانوں نے وہی شکل اختیار کر رکھی ہے جو دور جہالت میں قبائلی سرداروں نے اختیار کر رکھی تھی اور جن سے اقتدار چھین کر رسول اللہ ﷺ نے ایک خلیفہ کے سپرد کیا تھا۔ قرآن و سنت سے ہماری یہ بڑی روگردانی اور ذلّت و رسوائی کا باعث بنی ہوئی ہے جس سے اس وقت امّت مسلمہ دوچار ہے۔ حل ایک ہی ہے کہ خلافت کی گاڑی جہاں سے پٹڑی سے اُتری تھی وہیں سے اسے پھر پٹڑی پر ڈال دیا جائے۔ واضح اور دوٹوک تشخیص کے بعد امّت کے تمام دکھوں کے لئے ایک ہی شافی نسخہ ہے کہ خلافت کو اس دنیا میں پھر بحال کر دیا جائے۔''

(ماہنامہ ''سبق پھر پڑھو''۔ جلد 2، شمارہ 8، اگست 1992ء، صفحہ 16)

خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بات کرنے والوں کی سوچ پر حیرت ہے کہ خلافت راشدہ کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ پٹڑی سے اُتر گئی حالانکہ وہ خلافت تو خلافت راشدہ تھی۔ یہ لوگ خود بے وقار ہو گئے اور انہوں نے خود خلافت کا دامن چھوڑا ہے۔ اور آج تک ان لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ خلافت ان کی کوششوں اور جدوجہد سے ہرگز ہرگز قائم نہ ہوگی۔

جناب یاور حسین جعفری آف مالی گاؤں نے اپنے رسالہ ''انتشارِ و نفاق بین المسلمین'' میں لکھا کہ:

''یاد رہے کہ آج تک نہ کوئی خدا بنا سکا نہ رسول بنا سکا تو پھر خلیفہ یا امام یا اولی الامر کیسے بنا سکتا ہے۔ جس پر آیت مذکور کا اطلاق ہو سکے۔ اور اگر کوئی امام یا خلیفہ بناتا ہے تو وہ الٰہی نمائندہ اور رسول کا نمائندہ نہیں ہو سکتا وہ لوگوں کا نمائندہ تو ہو سکتا ہے جس کی اطاعت کا حکم اللہ نے ہرگز ہرگز نہیں دیا ہے۔''

(انتشار و نفاق بین المسلمین۔ صفحہ 16)

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 2 اپریل 1993ء میں فرمایا:

"سارا عالم اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھادے وہ نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے۔"
(خطبات طاہرؒ۔ جلد 12، صفحہ 256)

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خلافت و امامت خدا کی طرف سے جاری اور قائم ہوتی ہے کوئی انسان اس کو قائم نہیں کرسکتا۔

صد شکر کہ مہدی دوراں کی بدولت
مولیٰ نے ہمیں کی ہے عطا پھر سے خلافت

اس جگہ ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جس کا تعلق دنیا اور آخرت سے خاص ہے جو خلافت و امامت سے متعلق ہے اور جس کو قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ نے خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے نبی اپنے زمانے کے امام کہلاتے ہیں اور کوئی زمانہ بھی امام کی برکت سے خالی نہیں ہوتا۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ جو نبی کا جانشین ہوتا ہے اس امامت کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کی صورت میں امامت قائم رہی۔ پھر آنحضور ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق ہی مجددین کا سلسلہ جاری ہوکر امامت کا سلسلہ قائم رہا۔ سلسلہ امامت ایک ایسا سلسلہ ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوسکتا اس کی صورتیں ضرور تبدیل ہوتی رہتی ہیں کبھی نبی کی صورت میں قائم رہتی ہے کبھی خلافت کی صورت میں اور کبھی مجددیت کی صورت میں۔ قرآن کریم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے۔ انی جاعلک للناس اماما۔ (البقرہ 2:125) یعنی ہم تجھے لوگوں کے لئے امام بنانے والے ہیں پھر مومنوں کو یہ دعا سکھائی گئی کہ واجعلنا للمتقین اماما (سورۃ الفرقان 25 : 75) یعنی اے خدا تو ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔ الغرض خدا تعالیٰ کی عنایات سے کوئی زمانہ بھی امامت سے خالی نہیں ہوتا اور قوم اور ہر نسل لازماً کسی امام کے زمانہ کے تابع ہوتی ہے خواہ لوگ اُسے پہچانیں یا نہ پہچانیں۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اس بات کو بیان فرماتا ہے کہ:

یوم ندعوا کل اناس بامامھم (بنی اسرائیل 17:72)

یعنی وہ دن (یاد کرو) جب ہم ہر قوم کو اس کے امام کے حوالے سے بلائیں گے۔

قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو ہمیشہ ایک ہاتھ پر جمع رہنے کی تلقین فرمائی اور گروہ در گروہ ہوجانے سے منع فرمایا ہے اور یہ کام امام کے بغیر نہیں ہوسکتا کیونکہ امام ہی وہ وجود ہے جس کے گرد ایک جماعت اکٹھی ہوتی ہے اور امام ہی وہ وجود ہے جو اس جماعت کو بیرونی حملوں سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے اور امام ہی وہ وجود ہے جو ڈھال کا کام دیتا ہے جس طرف آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ:

الامام جنة یقاتل من و رائه

(مختصر صحیح بخاری، مولف ابوالعباس زین الدین احمد، ترجمہ اردو و فوائد، ابومحمد حافظ عبدالستار حماد۔ اردو۔ جلد دوم، حدیث 1270، صفحہ 850)

یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی آیت یوم ندعوا کل اناس بامامھم سے آگے والی آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن کان فی ھذہ اعمی فھوفی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا (بنی اسرائیل 17:73)

یعنی اور جو اس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ بھٹکا ہوا۔

اگر ہم ان دونوں آیات کے مطلب کو اکٹھا کردیں تو آنحضرت ﷺ کی حدیث ہر دو آیات کی تشریح بیان کردیتی ہے جس میں لکھا ہے کہ:

قال قال رسول اللہ ﷺ من مات بغیر امام مات میتة جاھلیة (مسند احمد۔ جلد 4، صفحہ 94)

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو بغیر امام کے مرگیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

گویا قرآن نے جس اندھے پن کا ذکر کیا ہے اس سے مراد امام کی پہچان سے عاری ہونا ہے لازمی بات ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو پہچاننے میں اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ آخرت میں بھی اُس کو نہ پہچان سکے گا اور ایسا آدمی جس کا کوئی امام نہ ہو سوائے بھٹکنے کے اور کیا کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"واضح ہو کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کی شناخت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ یہ حدیث ایک متقی کے دل میں امام الوقت کا طالب بنانے کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی اور بدبختی باہر نہیں۔ سو بموجب اس نبوی وصیت کے ضروری ہوا کہ ہر ایک حق کا طالب امام صادق کی تلاش میں لگا رہے۔" (ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 472)

قرآن کریم کی آیت اور آنحضرت ﷺ کی حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تشریح خلافت و امامت کی ضرورت اور اہمیت کو کھول کر بیان کردیتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی احادیث کے مطالعہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام میں جماعت کا قیام ایک لازمی امر ہے اور جماعت امام کے بغیر قائم نہیں ہوسکتی۔ آخری زمانہ میں جب فتنوں نے پھیل جانا تھا اور مسلمانوں میں فرقہ بندی ہوجانی تھی اس زمانہ کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے امام اور جماعت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

تلزم جماعة المسلمین و امامھم قلت فان لم یکن لھم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکک الموت و انت علی ذلک۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الفتن، باب کیف الامراذالم تکن جماعة)

یعنی مسلمانوں میں جماعت کا ہونا اور امام کا ہونا ضروری امر ہے۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اگر ان میں کوئی جماعت یا امام نہ ہو تو پھر کیا کریں آپؐ نے فرمایا کہ ان تمام فرقوں کو چھوڑ کر کسی جنگل میں نکل جانا اور مرتے دم تک وہیں رہنا خواہ بھوک کی وجہ سے تم کو درخت کو جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس کی بجائے کہ تم ان فرقوں میں شامل رہو۔

آنحضرت ﷺ کی ایک اور حدیث بھی سامعین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

ومن مات و لیس فی عنقه بیعة مات میتة جاھلیة وفی روایة من مات و ھو مفارق للجماعة فانه یموت میتة جاھلیة

(صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ باب الامر بلزوم الجماعة عند ظھور الفتن۔ حدیقة الصالحین۔ حدیث 631، صفحہ 600)

یعنی اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جو شخص جماعت سے الگ رہ کر مرا پس یقیناً اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے تہتر فرقے

ہوجانے کی جہاں پیش گوئی فرمائی وہاں ساتھ ہی یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ان میں صرف ایک فرقہ ہی جنتی ہوگا جو کہ ایک جماعت ہوگی اور ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ امام کے بغیر جماعت نہیں ہوسکتی۔ آج مسلمانوں میں تہتر فرقے تو موجود ہیں لیکن ان سب فرقوں میں سے سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی جماعت نہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کا ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ موجود ہے۔

ان تمام باتوں پر نظر کرنے سے خلافت کی ایک سب سے بڑی ضرورت اور اہمیت یہ دکھائی دیتی ہے کہ خلیفہ کے وجود سے آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق ایک انسان جماعت میں شامل ہوکر خدا تعالیٰ کی اُس جنت کا وارث بنتا ہے جس کی بشارت خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں جابجا دی ہے۔

حضرت محمد مصطفی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام مہدی اور مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا اور آپ نے دنیا والوں کو خدائی حکم کے موافق ان الفاظ میں اطلاع دی کہ:

”اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں۔“

(ضرورۃ الامام۔روحانی خزائن، جلد13،صفحہ 495)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت اور اس کے بالمقابل تائیدات سماویہ اور آپ کی کامیابی اور جماعت کی ترقی اس بات پر شاہد ہے کہ واقعی آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اور آپ ہی کا وجود وہ وجود تھا جس کے ساتھ آخری زمانہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا عہد اور وعدہ جڑا ہوا تھا۔ آپ ہی نے منشاء الٰہی اور ارشاد خداوندی کے مطابق اپنے بعد ایک دائمی خلافت کے جاری ہونے کی پیش گوئی فرمائی جسے قدرت ثانیہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔“ (رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن، جلد 20،صفحہ 305-306)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات 26 مئی 1908ء کو ہوئی آپ کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کی حدیث اور آپ کی پیش گوئی کے عین مطابق 27 مئی 1908ء کو خلافت علی منہاج نبوت قدرت ثانیہ کے رنگ میں قائم ہوگئی۔ یہ وہ عظیم نعمت ہے جس کے لئے مسلمان صدیوں سے ترس رہے ہیں۔ ہاں ہاں یہ وہی نعمت ہے جو اُمت محمدیہ کی شیرازہ بندی کرسکتی ہے اور ملت کے لئے ضامن ہے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے کسی فرقہ کو یہ عظیم نعمت حاصل نہیں اگر ہے تو صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔

خلافت کشتی ملت کی امیدوں کا یارا ہے
جو سچ پوچھو تو یہ ملت کا اک واحد سہارا ہے
نہ جب تک کارواں میں ہو امام کارواں کوئی
نہیں ہوتا کسی کا اس جہاں میں پاسباں کوئی
خلافت کیا ہے خود نور خدا کا جلوہ گر ہونا
بشر کا بزم موجودات میں خیر البشر ہونا

ادھر سے خدا تعالیٰ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت کی داغ بیل ڈالی اُدھر سے ترکی میں چل رہی نام کی خلافت بھی خدا کی تقدیر سے جاتی رہی اس نامی خلافت کے لئے کتنی ہی تحریکات اٹھیں۔ اور حباب آب کی طرح غائب ہوگئیں۔ کبھی ذوالفقار علی بھٹو نے خلیفہ بننے کا خواب دیکھا تو کبھی ابوالکلام آزاد کو امام المسلمین بننے کی سوجھی کبھی ضیاء الحق نے خلیفۃ المسلمین بننے کا خواب دیکھا تو کبھی شاہ فیصل اور عیدی امین اس مقام کو پانے کی خواہش لئے بیٹھے رہے۔ لیکن خدا کی تقدیر نے ان سب کو نہ صرف خائب و خاسر رکھا بلکہ یہ لوگ اپنے پیچھے عبرت ناک انجام کی داستان چھوڑ گئے۔ افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خدا کی قائم کردہ خلافت کا انکار کرتے اور نئی نئی خلافتوں کی کوششیں کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں قائم دائمی خلافت کو ختم کرنے کے لئے جنھوں نے منصوبے تیار کیے وہ نہ صرف اس میں ناکام ہوئے بلکہ خدا نے اُنہیں اور اُن کی طاقت کو ریزہ ریزہ کردیا۔ حتیٰ کہ خلافت احمدیہ سے جو بھی حکومت ٹکرائی اللہ تعالیٰ نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے اور خلافت حقہ احمدیہ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جارہا ہے اس وقت جماعت احمدیہ اپنے پانچویں خلیفۃ المسیح ایدہ الودود کی زیر قیادت ساری دنیا میں خدمت اسلام کا عظیم فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خلافت کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 11 جون 1982ء میں فرمایا۔

”یہ ہمیشہ مہکنے والے عطر کی طرح معطر رہنے والی چیز ہے یہ اُس شجر طیبہ کی طرح جس کی جڑیں کوئی نہیں اُکھاڑ سکتا کوئی آندھی کوئی ہوا اس کو ہلا نہیں سکتی یہ ایسا صدا بہار درخت ہے جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا۔ اور ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا ہے۔“

(ہفت روزہ بدر۔قادیان۔24 جون 1982ء،صفحہ 3)

پس اے وہ لوگو جو اس خلافت کی نعمت عظمیٰ سے محروم ہو تمہاری ترقی کا راز تمہارے اتحاد کا راز تمہاری کامیابی کا راز صرف اور صرف اس کی متابعت میں ہے اگر تم اپنے آپ کو جنتی جماعت میں شامل دیکھنا چاہتے ہو اگر تم محمد مصطفی ﷺ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو تو تمہارے لئے لازم ہے کہ تم اس خلافت حقہ اسلامیہ کے آگے اپنے آپ کو ڈال دو تا تم اس دنیا میں بھی کامیابی حاصل کرو اور آخرت میں بھی نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

ایک شیعہ دوست جناب یاور حسین صاحب جعفری نے لکھا ہے کہ:

اگر خلافت و امامت کو کوئی نہ مانے تو یہ انکار اللہ، اللہ کے رسول اور اللہ کی کتاب کا انکار ہے۔ جس کا نتیجہ سب جانتے ہیں کہ شدید عذاب ان کا انتظار کرتا ہے۔

(انتشار نفاق بین المسلمین، صفحہ 17)

حُرمتِ دینِ محمدؐ کی خلافت پاسبان
پرچمِ اسلام کی ہے یہ خلافت نگہباں
ہر دل مومن میں بھر دیتی ہے یہ وہ بجلیاں
کفر کا خاشاک خاکستر ہو جس سے بے گماں
فیض بخشِ کل جہاں ہے یہ خلافت کا نظام
باعثِ تنظیم اُمّت ہے خلافت کا نظام

قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلافت کا نظام ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں میں جاری ہوتا ہے تو سب سے پہلی برکت خلافت کی یہ ہے کہ خلافت مومنوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو خاص کرکے دکھا دیتی ہے۔ نبی کی وفات کے بعد جو خوف کی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ وہ خلافت ہی کی برکت سے امن کی حالت میں تبدیل ہوتی ہے۔

نبی کی وفات کے بعد لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شائد اب یہ سلسلہ ختم ہوجائے اور لوگوں کے دلوں میں کمزوری کا احساس پیدا ہوجاتا ہے تو خلافت ہی کی برکت سے دین کو مضبوطی عطاء ہوتی ہے۔

خلافت و امامت ایک دائمی نعمت ہے اس کے تابع رہ کر ایک انسان جاہلیت کی موت سے محفوظ رہتا ہے کیوں کہ مومن ایک خلیفہ

کی بیعت کر کے اطاعت وفرمانبرداری کا جوا اپنی گردن پر ڈالتے ہوئے ایک جماعت میں شامل ہو جاتا ہے یہ خلافت جس کی ہم بات کرتے ہیں وہ لوگوں کی قائم کردہ نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہوتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں میں پھیلا انتشار ساری امت مسلمہ کو بے چین اور بے قرار کئے ہوئے ہے۔ شیعہ، سنی، دیوبندی، وہابی سب ایک دوسرے پر کفر کے فتویٰ داغ رہے ہیں۔ ان تمام فرقوں کے اتحاد کی کوئی راہ نظر نہیں آتی اتحاد کی خاطر کئی کمیٹیاں قائم کی گئیں کئی مجالس ہوئیں لیکن سب کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ سامعین کرام! یادرکھیں اور خوب یادرکھیں آج امت مسلمہ کا اتحاد اور اتفاق جس سے امت مسلمہ کا ارتقاء اور ترقی وابستہ ہے وہ صرف اور صرف خلافت ہی کی برکت سے حاصل ہوسکتی ہے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے ان مختلف فرقوں سے آکر خلیفہ وقت کی بیعت کر کے ایک جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں جس میں اتحاد کی وہ اعلیٰ مثال دیکھی جاسکتی ہے جو خلافت راشدہ کے زمانہ میں موجود تھی۔ اور یہ خلافت کی سب سے بڑی برکت ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رسول خدا کے تابع اور خلافت راشدہ کے قیام کے بعد خلافت راشدہ کے تابع ایک نظام بیت المال تھا جس سے تمام قومی ضرورتیں پوری کی جاتی تھیں جو کہ خلافت کی برکات میں سے ایک بڑی برکت تھی آج خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے تابع بھی وہی نظام جاری ہے اور اسی خلافت کے نظام ہی کی برکت سے بیوہ اپنا حق پاتی ہے یتیم پرورش پاتے ہیں لاچار حق حاصل کرتے ہیں قرض خواہوں کے بار اٹھائے جاتے ہیں غریبوں کو عزت کی روٹی نصیب ہوتی ہے حادثات کا آنا ایک عام بات ہے۔ کبھی جاپان زلزلوں کی لپیٹ میں آیا تو کبھی ترکی کے محلات زمین بوس ہو گئے۔ کبھی بوسنیا میں خون کی ہولی کھیلی گئی تو کبھی صومالیہ میں قحط سالی نے ڈیرے جمائے کبھی بنگلہ دیش سیلاب سے دوچار ہوا تو کبھی ہندوستان کو آفات نے گھیرا۔ کوئی ایسا دُکھ نہیں ایسا درد نہیں جہاں خلافت کے تابع احمدی امدا لیکر نہ پہنچے ہوں اور خلافت کی برکات سے ان علاقوں کے لوگوں نے برکات حاصل نہ کی ہوں۔

انبیاء کا سب سے بڑا کام دعوت الی اللہ کرنا اور لوگوں کو توحید کی طرف بلانا ہوتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد خلیفہ اسی کام کو جاری رکھتا ہے جس کی بناء ایک نبی کے ہاتھوں پڑ چکی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کے جس کام کو جاری فرمایا تھا آگے خلافت احمدیہ کی برکت سے یہ کام روز افزوں ترقی پذیر ہے خلافت ہی کی برکت سے نہ صرف ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں روحوں کی نجات اور روحانی ارتقاء کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ خلافتِ خامسہ کے اس مبارک دور میں دعوت الی اللہ کے کام میں خدا تعالیٰ نے وہ برکت عطا فرمائی جو بذات خود ایک معجزہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء بمقام ناصر آباد سٹیٹ سندھ میں فرمایا:

''اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! اور اے دین محمد مصطفیٰ ﷺ کے متوالو! اب اس بات کو چھوڑ دو کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے ذمہ کیا کام لگائے گئے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک مبلغ ہے اور ہر ایک خدا کے حضور اس بات کا جواب دہ ہوگا۔ تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں تم بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو، تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ دُنیا کو محمد مصطفیٰؐ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔''

(خطبات طاہرؒ۔ جلد 2، صفحہ 130ء)

امام وقت کی اس آواز پر ہر احمدی نے لبیک کہا اور ایک سال میں ہی خلافت کی برکت سے ساری دُنیا میں چار کروڑ سے زائد لوگوں کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی غلام بننے کی توفیق حاصل ہوئی۔

ایم ٹی اے کا نظام جو اس وقت ساری دُنیا میں چوبیس گھنٹے جاری ہے جس پر قرآن کریم کے تراجم، درس القرآن، درس الحدیث، لقاء مع العرب، خطابات، خطبات جمعہ، بچوں کی کلاسز وغیرہ کے ساتھ ساتھ دُنیا میں ہر روز رونما ہونے والے مسائل کے عقدوں کا حل کرنا اور ساری دُنیا میں تبلیغِ اسلام کرنا خلافت کی برکات میں سے سب سے بڑی برکت ہے۔ دُنیا کا کوئی ملک دنیا کی کوئی تنظیم دنیا کی کوئی انجمن اس برکت کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ آج ایم ٹی اے کے ذریعہ خلافت حقہ اسلامیہ کا فیض ساری دنیا میں جاری وساری ہے۔

جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کا سلسلہ کوئی نیا نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی یہ سلسلہ سنت انبیاء کے تحت شروع ہوا اور آج بھی جاری ہے خلیفہ وقت ہی وہ وجود ہے جس کے ایک اشارہ پر جماعت کا ہر فرد ہر تکلیف کو بصدق دل قبول کرتے ہوئے آگے قدم بڑھاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خلیفہ وقت کا ہر حکم اُسے رضائے الٰہی کے اعلیٰ مقام پر پہنچا سکتا ہے خلیفہ وقت کی برکت سے ہر فرد جماعت کو ہر تکلیف خدا کا ایک انعام دکھائی دیتی ہے۔

پس اے وہ لوگو جو خلافت کی نعمت سے محروم ہو تم اس وقت تک اس کی برکات سے فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنے آپ کو امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو اس کے تابع نہیں کر لیتے آج نہیں تو کل لازماً ساری دُنیا کو اسی نظامِ خلافت کے تابع آنا ہے اور ساری دُنیا نے اس کی برکت سے امن کا گہوارہ بننا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ خطبہ جمعہ 16 جولائی 1993ء میں فرماتے ہیں:

''پس یادرکھیں کہ آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے اور امت واحدہ بنانے کا کام خلافتِ احمدیہ کے سپرد ہے اور کسی کو نصیب نہیں ہوسکتا۔ میں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی غلام امت واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافت احمدیہ کے سپرد کر دیا ہے جو اس سے تعلق کاٹے گا وہ امت واحدہ سے اپنا تعلق توڑے گا اور اس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ ...

خلافت احمدیہ وہ شاخ مثمرم ہے وہ مثمر شاخ جس کو خدا تعالیٰ نے توحید کے پھل لگانے کے لئے سرسبز وشاداب کر کے دوبارہ دنیا میں قائم کیا ہے اس پر اگر بری نیت سے حملہ کریں گے، اس پر اگر آپ بدظنی سے کام لیں گے تو اپنے آپ کو ہلاک کریں گے کیونکہ خدا ہے جو اس کی پشت پناہی پر کھڑا ہے اور کبھی برداشت نہیں کرے گا کہ خلافت کو دوبارہ مٹنے دے یہاں تک کہ وہ اپنے ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل کر لے کہ دنیا میں ایک ہی دین ہو اور دین اسلام ہو توحید ساری دنیا پر چھا جائے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری دائمی نبی کے طور پر تمام دنیا کو قبول ہو جائیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔'' آمین۔ (خطبات طاہرؒ۔ جلد 12، صفحہ 547)

## خلیفہ وقت سے عہد بیعت کی حقیقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 23/اپریل 2010ء میں فرماتے ہیں:

'' اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔ پس غور کریں، سوچیں کہ اگر یہ دنیا آپ کو دین سے دور لے جا رہی ہے تو یہ انعام نہیں ہلاکت ہے۔ یہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے سلام بھیجا ہے۔

(المعجم الاوسط۔ جلد 3، من اسمہ عیسیٰ حدیث نمبر 4898 صفحہ 383-384۔ دارالفکر، عمان اردن، طبع اول 1999ء)

تو کیا ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی چیز ہے؟ یقیناً یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے۔ پس اس اعزاز کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہ قدر پھر ایک حقیقی احمدی کو عبدِ شکور بنائے گی اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر اترتے دیکھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب ہونا صرف زبانی اعلان نہیں ہے بلکہ ایک عہدِ بیعت ہے جو ہم نے آپ سے کیا ہے اور آپ کے بعد آپ کے نام پر خلیفہ وقت سے وہ عہد کیا ہے۔ ...

بعض ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ جماعتی نظام کا کام ہے کہ ان کو اس بارہ میں آگاہ کریں۔ اسی طرح انصار اللہ ہے، لجنہ ہے، خدام الاحمدیہ ہے یہ تنظیمیں اپنی اپنی تنظیموں کے ماتحت بھی ان برائیوں سے بچنے کے پروگرام بنائیں۔ نوجوان لڑکوں لڑکیوں کو جماعتی نظام سے اس طرح جوڑیں، اپنی تنظیموں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ دین ان کو ہمیشہ مقدم رہے اور اس بارہ میں ماں باپ کو بھی جماعتی نظام سے یا ذیلی تنظیموں سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں گے۔ خاص طور پر گھر کے جو نگران ہیں یعنی مرد ان کا سب سے زیادہ یہ فرض ہے اور ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو اس آگ میں گرنے سے بچائیں جس آگ کے عذاب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے بڑوں کو بچایا ہے اور اپنے فضل سے زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ دنیا خاص طور پر دوسرے مسلمان شدید بے چینی میں مبتلا ہیں کہ ان کو کوئی ایسی لیڈر شپ ملے جو ان کی رہنمائی کرے۔ لیکن آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہوا ہے کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آکر رہنمائی مل رہی ہے۔ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ...

یہ نہ سمجھو کہ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ اس لہو ولعب میں پڑا جائے، یہی ہمارے لئے سب کچھ ہے۔ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے تمہارے میں اور غیر میں فرق ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہر احمدی کو ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی ضرورت ہے۔ آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر قسم کے دھوکے سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔ نظامِ جماعت کی پابندی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت ہی ہے۔ اگر اس خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہمارے میں اور غیر میں کیا فرق رہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ تم نمازیں پڑھتے ہو وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم روزے رکھتے ہو دوسرے مسلمان بھی روزے رکھتے ہیں۔ تم حج پر جاتے ہو دوسرے بھی حج پر جاتے ہیں۔ یا بعض صدقات بھی دیتے ہیں تو کوئی فرق ہونا چاہئے۔ ایک بڑا واضح فرق نظام جماعت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔ جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا نظام ہے، اگر کسی عہدیدار سے شکایت ہے تو خلیفہ وقت کو لکھا جا سکتا ہے۔ اس کی شکایت کی جا سکتی ہے۔ لیکن نظامِ جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح عہدیداروں کا بھی کام ہے کہ لوگوں کے لئے ابتلا کا سامان نہ بنیں۔ لوگوں کو ابتلا میں نہ ڈالیں اور سچی ہمدردی اور خیر خواہی سے ہر ایک سے سلوک کریں۔

(خطبات مسرور۔ جلد ہشتم صفحہ 191-194)

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

"اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ ☆

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ، کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306-307)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ امت مسلمہ کو خلافت کی اہمیت کو سمجھنے اور اس سے ہمیشہ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

# احباب توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے ماہ 6 جون 2016ء سے رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت مالی قربانیوں کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

☆ فدیہ کی شرح چھ کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔

☆ کینیڈا میں فطرانہ کی شرح تین ڈالر فی کس ہے۔

☆ اسی طرح ہر کمانے والے کو کم از کم پانچ ڈالر فی کس عید فنڈ ادا کرنا چاہئے۔ عید فنڈ بھی نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ کا مقصد کم وسائل والے احباب کو اشیائے خورد و نوش اور اخراجات عید اور پارچات وغیرہ ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے۔

اس لئے فدیہ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

# لازمی چندہ جات کی ادائیگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک دفعہ "چندہ جلسہ سالانہ" ادا کرنا ہوتا ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد لازمی چندہ جات ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

# نظام خلافت

مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَهُمۡ دِیۡنَهُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَهُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝

(سورۃ نور 56:24)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اس آیت میں اوّل تو خدا تعالیٰ کے وعدہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ پھر خلافت دینے کے وعدے کو لام تاکید اور نون تاکید سے مؤکد کیا۔ اور بتایا کہ خدا ایسا کرے گا اور ضرور کرے گا۔ پھر بتایا کہ خدا ضرور ضرور ان خلفاء کو تمکین عطا کرے گا۔ اور پھر فرمایا کہ خدا ضرور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ غرض کہ تین بار لام تاکید اور نون تاکید لگا کر اس بات پر زور دیا ہے کہ ایسا خدا ہی کرے گا کسی کا اس میں دخل نہ ہوگا۔ اس کی غرض بتائی کہ ایسا کیوں ہوگا؟ اس لئے کہ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا اس کے نتیجہ میں وہ میری ہی عبادت کریں گے کسی کو میرا شریک نہ قرار دیں گے یعنی اگر انسانی کوشش سے خلیفہ بنے تو خلیفہ کو گروہ سے دبتے رہنا پڑے کہ ان لوگوں نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ پس ہم سب کچھ خود ہی کریں گے تا شرک خلفاء کے قریب بھی نہ پھٹک سکے۔ اور جب خلیفہ اس وقت اور قدرت کو دیکھے گا جس کے ذریعہ خدا نے اسے قائم کیا ہے تو اسے وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی دوسرے کا بھی ہاتھ ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا یہ معنی خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ پس خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو مٹا سکے۔"

(انوار العلوم۔ جلد2، صفحہ 61)

عَنِ النُّعۡمَانِ بۡنِ بَشِیۡرٍ قَالَ... فَقَالَ حُذَیۡفَۃُ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا شَاءَ اَنۡ یَرۡفَعَہَا ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ فَتَکُوۡنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا شَاءَ اَنۡ یَرۡفَعَہَا ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَیَکُوۡنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا شَاءَ اَنۡ یَرۡفَعَہَا ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَتَکُوۡنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا شَاءَ اَنۡ یَرۡفَعَہَا ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ

(مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر عن النبی ﷺ مترجم۔ جلد8، صفحہ 116، حدیث نمبر 18596 مکتبہ رحمانیہ لاہور، مشکوۃ باب الانذار والتحذیر فصل الثالث، حدیث نمبر 7/5143 مترجم۔ جلد2، صفحہ 533 مکتبہ رحمانیہ، لاہور، کنز العمال۔ جلد6، حدیث نمبر 15114، صفحہ 121)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا او راس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا۔

مَا کَانَتۡ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتۡہَا خِلَافَۃٌ

(کنز العمال۔ جلد11، حدیث نمبر 32246، صفحہ 476)

ترجمہ: فرمایا کوئی نبوت ایسی نہیں جس کے بعد خلافت نہ ہو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ خلافت کا وجود نبوت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ یعنی خلافت نبوت کا تتمہ ہے۔

## زمانے کی پکار

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(ضرب کلیم)

آج عالمِ اسلام بیرونی اور اندرونی سیاستوں اور سازشوں کا تر نوالہ بنا ہوا ہے، اسے ایک ایسے ناخدا کی ضرورت ہے جو اس کی ڈگمگاتی کشتی کو پار لگا دے، اسے ایک ایسے پاک وجود کی ضرورت ہے جو خلافت عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃ کا امین بن کر خدا تعالیٰ سے ہدایت حاصل کرے اور اُمت کی راہنمائی کرے۔

مسلمانانِ عالم کس شدت اور بیقراری سے نظامِ خلافت کی تلاش میں ہیں اس کا اندازہ ذیل میں پیش کئے گئے چند حوالہ جات سے بخوبی لگایا سکتا ہے۔

چوہدری رحمت علی صاحب اپنی کتاب "دار السلام" میں یوں تحریر کرتے ہیں:

"نفاذ وغلبہ اسلام اور وجود و قیامِ خلافت لازم وملزوم ہیں، بالفاظِ دیگر جیسے دن سورج کا محتاج ہے اور بغیر اندھیرے کے رات کا تصور ناممکن ہے اسی طرح خلافت معرضِ وجود میں ہوگی تو اسلام کا نفاذ وغلبہ ممکن ہوگا ورنہ ایں خیال است ومحال است وجنون۔ نیز تاریخ مزید ثبوت مہیا کرتی ہے کہ جب خلافت اپنے عروج پر تھی اسلام کا بھی وہی سنہری دور تھا، جونہی خلافت کا آفتاب و ماہتاب دھندلانے لگا ٹھیک اُسی وقت اسلام والوں کا سورج نصف النّہار سے نیچے لڑھکنے لگا حتّٰی کہ وہ وقت آ کر رہا کہ دوسرے ادیان باطل کے علَم بردار ہوتے ہوئے بھی غالب ٹھہرے جبکہ دینِ حق کے پیرو کار اپنی کاہلی و بے حسی کی وجہ سے محکوم ومجبور- خلافت قائم تھی تو مرکزیت حاصل تھی، خلافت گئی تو انتشار وطوائف الملوکی نے ڈیرے جمالئے، خلافت تھی تو جملہ ذرائع و وسائل مجتمع تھے خلافت عنقٰی ہوئی تو وسائل وذرائع کی فراوانی بھی بے معنی و بے اثر ہو کر رہ گئی، خلافت تھی تو ہر مُلک مُلکِ ماست کہ مُلک خدائے ماست والا منظر تھا لیکن خلافت گئی تو محرومی ومجبوری بلکہ غلامی مسلمانوں کا مقدر بن گئی۔"

(رحمت علی چوہدری۔ دارالسلام۔ اچھرہ لاہور: عمران پبلی کیشنز، 1985ء، صفحہ 3)

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب جو تحریکِ خلافت کے داعی اور تنظیم اسلامی کے امیر تھے، اور خلافت کا قیام اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے، رقمطراز ہیں۔

" اوّل دور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کا دور ہے جسے خلافت علیٰ مِنهاجِ النُّبُوَّۃ کہا جاتا ہے اور قیامت سے پہلے آخری دور میں پھر خلافت علیٰ منہاجِ النُّبُوَّۃ کا نظام قائم ہو گا، اس قول سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا نظام عدل اجتماعی جس طریقے سے قائم فرمایا تھا، صرف اسی طریقے سے اب یہ نظام قائم ہو سکتا ہے۔"

(ڈاکٹر اسرار احمد، پاکستان میں نظامِ خلافت، امکانات، خدوخال اور اس کے قیام کا طریق کار۔ لاہور: ناظم مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، 1992ء، صفحہ 32)

پھر مزید لکھتے ہیں: "نظامِ خلافت کیسے قائم ہوگا؟ کس تدریج سے قائم ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے اسے سرزمین عرب میں قائم کیا، پھر وہ تدریج کے ساتھ آگے پھیلتا چلا گیا۔ اب بھی کسی ایک ملک سے ہی آغاز ہوگا یہ ملک کونسا ہوگا- ہم حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مسلمانوں کی گذشتہ چار سو سال کی تاریخ کے جائزے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی سرزمین کو نظامِ خلافت کے احیاء کے لئے پسند فرمایا ہے۔" (ایضاً۔ صفحہ 33)

ایک سیاسی تنظیم 'حزب التحریر پاکستان' ان دنوں قیامِ 'خلافت' کے لئے مسلمانانِ پاکستان کو دعوتِ عام دینے میں سرگرمِ عمل ہے- وہ اپنے رسالہ "خلافت" میں سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک درج کرتے ہیں تَلزَمُ جَمَاعَةَ المُسلِمِينَ وَاِمَامَهُم قُلتُ فَاِن لَم يَكُن لَهُم جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعتَزِل تِلكَ الفِرَقَ كُلَّهَا وَلَو اَن تَعَضَّ بِاَصلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدرِكَكَ المَوتُ وَاَنتَ عَلٰى ذٰلِكَ

(صحیح بخاری۔ کتاب الفتن، باب کیف الامر اذالم تکن جماعة بروایت حذیفه بن یمان)

ترجمہ: فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام (خلیفہ) کے ساتھ چمٹے رہو میں نے عرض کیا، اگر ان کی جماعت اور امام (خلیفہ) نہ ہو؟ تو آپؐ نے فرمایا ان تمام فرقوں سے جدا رہنا، اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانی پڑیں۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں تجھے موت آجائے۔

(خلافت۔ لاہور: الخلافہ پبلشرز، 2000ء، صفحہ 10-9)

پھر "حزب التحریر" والے قیامِ خلافت کے بارہ میں 3 ستمبر 2007ء کے اپنے ایک اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:

"اور ہم مسلمانوں کو پکارتے ہیں کہ وہ حزب التحریر کے نو جوانوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو جائیں، جو جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق بلند کر رہے ہیں۔ اور خلافت کے دوبارہ قیام کے لئے انتھک کوشش کر رہے ہیں۔ وہ خلافت کہ جس کے دوبارہ قائم ہونے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے!

ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنهَاجِ النُّبُوَّةِ

اور پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہوگی۔ (مسند احمد بن حنبل)

(حزب التحریر ولایہ پاکستان۔ اشتہار 3 دسمبر 2007ء

پھر حزب التحریر کی ایک اور کوشش کا ذکر روزنامہ جنگ کراچی نے 13 اگست 2007ء کی اشاعت میں یوں کیا ہے-

" تفصیلات کے مطابق انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ میں اتوار کے روز 90000 افراد نے نظامِ خلافت کے قیام کے حق میں مظاہرہ کیا، اس مظاہرے کا اہتمام حزب الجاہدین نے کیا تھا، جس میں ملک اور بیرونِ ملک سے مقررین شریک ہوئے۔ . . . مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے حزب التحریر برطانوی شاخ کے رہنما سالم فیڈرک نے کہا کہ ہمیں روزِ حساب سرخرو ہونے کے لئے مشرق سے مغرب تک نظامِ خلافت کے پیغام کو عام کرنا ہوگا- اور ایک بار پھر پوری دنیا میں اسلامی ریاست اور نظامِ خلافت قائم کرنا ہوگا۔" (روزنامہ جنگ کراچی۔ 13 اگست 2007ء، صفحہ 4)

اسی طرح نظامِ خلافت کی ضرورت و اہمیت پر زور دیتے ہوئے ماہنامہ ضربِ حق کراچی اپنی ماہ مارچ 2007ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

" لاہور (عبدالشکور) مولانا خورشید احمد خطیب وامام جامع مسجد معمور پونچھ کالونی سے اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں کہ اس وقت جو اُمّتِ مُسلِمہ پر درپیش حالات ہیں ایک طرف الکفر ملة واحدة کے تحت پوری کفریہ طاقتیں یکجا ہو کر مسلمانوں میں معاشرتی، ثقافتی۔ لسانی تفریق ڈال کر مسلمانوں کو تنہا کر کے نیست ونابود کرنے کے درپے ہیں۔ اگر اُمّتِ مُسلِمہ ان کی عیاریاں، چالبازیاں نہ سمجھیں تو پھر عراق اور ایران کوئی دور نہیں، اسی لئے اُمّتِ مُسلِمہ کو چاہیے- کہ وہ وقت ضائع کئے بغیر اندرونی و بیرونی سازشیں سمجھیں اور اس کے حل کی کوشش کریں۔ اور ان تمام سازشوں اور اُمّتِ مُسلِمہ میں لسانی، ثقافتی، معاشرتی تفریق کا حل صرف اور صرف نظامِ خلافت اسلامیہ علیٰ مِنهاجِ النُّبُوَّۃ میں ہے۔"

(ماہنامہ ضربِ حق کراچی۔ ماہ مارچ 2007ء)

اسی طرح نامور سماجی کارکن عبدالستار ایدھی "روزنامہ جنگ" کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں۔

اس ملک کا نظام تب درست ہوگا جب کوئی خلیفہ آئے اور سختی سے ملک کا نظام ٹھیک کرے۔

(جنگ سنڈے میگزین کراچی۔ 27 مئی 2007ء، صفحہ 6)

اسی طرح مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کے ناظم "عاصم مخدوم" روزنامہ "خبریں" سے گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اس ملک میں جمہوریت اور پارلیمنٹ کے ذریعہ اسلام نہیں آ سکتا بلکہ اسلام خلافت کے ذریعہ ہی آئے گا۔

(روزنامہ خبریں کراچی۔ 9 اگست 2007ء)

اسی طرح مشہور مصری عالم الشیخ الطنطاوی الجوھری خلافت کی اہمیت وضرورت بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب القرآن والعلوم العصریۃ میں یوں رقمطراز ہیں۔

عربی سے ترجمہ: یعنی اس آیت کا ہم نے اس کتاب میں دوبارہ ذکر کیا ہے اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا طریقہ بیان کرنے کے بعد ہم نے پھر اس آیت کو دہرایا ہے کیونکہ اس طریق کا علم ہمیں کتاب عزیز سے ہوتا ہے۔ اور اس کے بغیر مسلمانوں کی

کامیابی کا اور کوئی طریق نہیں نہ ہی انہیں زمین میں خوشحالی اور طاقت حاصل ہوسکتی ہے۔ اور نہ ہی حکومت میسر آسکتی ہے۔ اور نہ ہی اس کا خوف امن سے تبدیل ہوسکتا ہے، مگر صرف اور صرف اس (خلافت) کے ذریعہ۔ گویا آج جس شخص نے بھی حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہونا ہے۔ جسے بھی حقیقی سکون اور راحت سے زندگی بسر کرنے کی تلاش ہے۔ جسے بھی اپنی روحانی اور مادّی ترقی کی فکر ہے۔ اسے خلافت کا جھنڈا تلاش کر کے اس کے نیچے جمع ہونا ہوگا۔ اس کے مرکز سے زندہ تعلق قائم کرے۔ اس کی طرف سے جاری ہونے والی تمام ہدایات کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل اور ضابطۂ حیات مرتب کرنا ہوگا۔ اور جو شخص اس کے مطابق عمل کرے گا۔ اس کی کامیابی یقینی ہے۔

(القرآن والعلوم العصریہ، صفحہ 21)

جماعت اہلِ حدیث کا خصوصی ترجمان ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور شمارہ 19 تا 25 ستمبر 2014ء میں عطا محمد جنجوعہ صاحب لکھتے ہیں:

”آل سعود اپنی دینی خدمات کی وجہ سے قابل صد احترام ہیں لیکن روحانی و جہادی انقلاب برپا کرنے والا سعودی حکمران عالم اسلام کے دل جیت لے گا اسلامی ممالک یہودی ورڈ آرڈر کے بھیانک کردار سے تنگ آکر او آئی سی کے اجلاس میں اسے اپنا خلیفہ تسلیم کرکے خلافتِ اسلامیہ کی بنیاد رکھیں۔ تب جمال الدین افغانی، علامہ اقبال اور شاہ فیصل شہید کی بے چین روحوں کو تسکین پہنچے گی بقول اقبال

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

میں اپنے موقف کی تائید کے لئے عالم اسلام کے ممتاز مفکر سید ابوالحسن علی ندوی کا تجزیہ پیش کرتا ہوں ”آج دنیا سمٹ کر پھر اسی نقطہ پر پہنچ گئی ہے، جس پر وہ چھٹی صدی مسیحی میں تھی یہ عالم پھر اسی دوراہے پر نظر آرہا ہے، جس دوراہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تھا آج اس کی ضرورت ہے کہ عرب قوم (جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے خاص تعلق ہے میدان میں نکل آئے پھر دنیا کی قسمت بدلنے کے لئے جان کی بازی لگائے اور اپنی تمام تر آسائش و ثروت دنیا کی نعمتوں ترقی و خوشحالی کے امکانات اور سامان راحت کو خطرہ میں ڈال دے تاکہ دنیا اس مصیبت سے نجات پائے جس میں وہ مبتلا ہے اور زمین کا نقشہ بدل دے۔“

(ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور۔ شمارہ 19 تا 25 ستمبر 2014ء، صفحہ 24)

## خلیفہ خدا بناتا ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذاً خلیلا)

ترجمہ: محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آئے۔ اس نے کہا دیکھیں تو سہی اگر میں آؤں اور آپؐ کہتی تھی کہ اگر آپؐ فوت ہوجائیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکرؓ کے پاس آنا۔

اس حدیثِ مبارکہ میں سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کا نام لئے بغیر اپنے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ فرمادیا اس یقین کے ساتھ کہ خدا تعالیٰ خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کی اگلی حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ... فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ... لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ ابْنِهِ وَ أَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَ يَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَ يَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المرضٰی، باب قول المریض انی وجع وصحیح بخاری۔ کتاب الاحکام باب الاستخلاف)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ دیکھو مَیں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی کو بھیج کر ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے (عبدالرحمٰنؓ) کو بلا بھیجوں اور ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ بنادوں۔ ایسا نہ ہو (میری وفات کے بعد) کہ کہنے والے کچھ اور کہنے لگیں یا خواہش کرنے والے خواہش کرنے لگیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) پھر مَیں نے (اپنے دل میں کہا) کہ اللہ تعالیٰ اور مومن تو سوائے ابوبکرؓ کے (کسی اور کا انکار) کریں گے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرِنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا۔“

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 524-525)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ: خلیفہ کا بنانا خدا کے اختیار میں ہے اور مَیں اس امر میں خود گواہ ہوں کہ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے۔... چونکہ خلافت کا انتخاب عقلِ انسانی کا کام نہیں۔ عقل نہیں تجویز کرسکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں۔ کس میں قوتِ انتظامیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ۔ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔

(حقائق الفرقان۔ جلد 3، صفحہ 224-225)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”خلیفہ خدا بناتا ہے یعنی اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا۔ نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں خلیفہ بنتا ہے۔ جب کہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا بھی ہے۔ نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اُسے پورا کوئی اور کرے۔ پس اس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ سچے خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا۔ اور نہ کسی منصوبہ کے ماتحت خلیفہ

بن سکتا ہے۔ خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا۔ بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جبکہ دنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی۔"

(تفسیر کبیر۔ جلد 6، صفحہ 370)

فرمایا: "مقرر اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ کہ وہ خود اُن کو خلیفہ بنائے گا پس گو خلفاء کا انتخاب مومنوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا الہام لوگوں کے دلوں کو اصل حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔" (ایضاً۔ صفحہ 391)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے۔ لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی روحانیت اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا۔ اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے۔ اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے کہ مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے۔ یہ بندہ بے شک نحیف، کم علم، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے اب تمہیں بہرحال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اسی کی منشاء پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔"

(خطبات ناصرؒ۔ جلد 1، صفحہ 503)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"خلافت سے پہلے لازم ہے کہ نبوت ہو، نبوت کے بغیر خلافت کا وجود ممکن ہی نہیں۔ نہ خلافت دنیا میں قائم کی جا سکتی ہے کیونکہ نبوت ہی ایک منصب ہے جو براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے قیام میں لایا جاتا ہے۔ اور اس پر ایک ایسا شخص فائز فرمایا جاتا ہے جو خدا کی نظر میں سب سے معزز ہو اور وہ صاحب تقویٰ ہو۔ پس جب تک بگڑے ہوئے نظام پر خدا کا نمائندہ پہلے مقرر نہ کیا جائے انتخابی اداروں میں یا انتخابی نظام میں تقویٰ داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے دنیا میں کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ سارا عالمِ اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے۔ اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحبِ تقویٰ سمجھتا ہے اور اس کے بعد پھر وہ متقیوں کا ایک گروہ اپنے گرد پیدا کرتا ہے۔ وہ دہی کے قطرے کی طرح دودھ میں جاگ بن جاتا ہے اور جو بھی لوگ اس کے اردگرد اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ نبی کے تقویٰ سے تقویٰ پا کر متقی ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کا انتخاب خدا کا انتخاب کہلاتا ہے۔ اگر وہ متقی نہ ہوں تو ان کا انتخاب خدا کا انتخاب کہلا ہی نہیں سکتا۔ پس جماعتِ احمدیہ جب کہتی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو ان معنوں میں خدا بناتا ہے۔"

(خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 12، صفحہ 256-257)

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یوم خلافت کے بابرکت موقعہ پر احباب راولپنڈی کے نام پیغام میں فرماتے ہیں:

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے خدا یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اس سے اُتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چُنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کو چُن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے۔ اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شاملِ حال رکھتا ہے۔ اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے۔ کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 30 مئی 2003ء، صفحہ 2)

پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 11 مئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام پیغام میں فرماتے ہیں:

"پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 30 مئی 2003ء، صفحہ 1)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں خلافتِ احمدیہ سے ہر لحظہ کامل وفا اور کامل وابستگی کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

## حبل اللہ

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

خلافت نعمتِ عظمیٰ ہے رحمت اور برکت ہے
یہ حبل اللہ یک جہتی ہے یک رنگی ہے وحدت ہے

خلافت ڈھال ہے سایہ ہے اور بارانِ رحمت ہے
خلافت باعثِ تسکینِ دل، شر سے حفاظت ہے

خلافت نام ہے رحمان کی تائید و نصرت کا
خلافت کل جماعت کی توانائی ہے طاقت ہے

خلیفہ اور جماعت ایک جاں ہیں اور دو قالب
خدا کے پیار کی جاذب یہ دوطرفہ محبت ہے

کسی انسان کی طاقت نہیں کہ چھین لے منصب
نہیں یہ کیسری کا سوڈا واٹر، یہ خلافت ہے

لگایا ہے خدا نے یہ پودا خود محافظ ہے
خدا سے لڑتا ہے جس کو خلافت سے عداوت ہے


احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 3494 988-647

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

# الوداع اے نورالدین!!

مولانا ابوالکلام آزاد کے قلم سے

ہمارے ایک نہایت ہی پیارے دوست مکرم ڈاکٹر چوہدری صفی اللہ وڑائچ صاحب نے نیوجرسی، امریکہ سے مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک نہایت ہی قیمتی اور نادر اقتباس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق مرحمت فرمایا ہے۔ جس کے لئے ادارہ ان کے شوقِ تحقیق اور ذوقِ علم کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا یہ تاریخ ساز اعتراف اہلِ علم اور اہلِ بصیرت کے لئے بہت کافی ہے۔ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

''مجھے افسوس ہے کہ مَیں تحریکِ احمدیہ کے کاروانِ سالارو حقائق معنوی کے نباضِ حکیم نورالدین کی قلمی تعزیت میں سب سے پیچھے ہوں۔ ایک ایسی شخصیت جو وسعتِ علمی کے ساتھ زہد و تورع کے عملی مظاہر کا گنجینہ تھی۔ اب ہم میں نہیں ہے۔ معارفِ دینیہ اور دقائق طیبہ کے ساتھ ایک پُر وسعت مطالعہ کے امتزاج نے جو صحفِ آسمانی سے لے کر عام افسانوں پر محیط تھا۔ نورالدین کو ایک ایسی اَوجِ نظر پر فائز کر دیا تھا جہاں نوعِ انسانی کے جذبات کے طلسم سر آشکار ہو جاتا ہے۔ یہی باعث تھا کہ اس کے معنیٰ پرور تکلّم کا ایک ہلکا سا تموّج کسی مخالف کی فسوں پرور بلند آہنگیوں پر ایک مُہرِ سکوت بن جاتا تھا۔ اس کی تمام آب و گِل جوشِ دینی اور وسعتِ علمی کا ایک پُر ندرت مجموعہ تھی۔ اور اس کی جہاں پیما تارِ نظر ایک پُر جذب کمندِ حکمت تھی۔ اس کے حکیمانہ تجسّس نے کمالِ تورع کے ساتھ مل کر لطائف سپہری کی آغوش اس کے لئے کھول دی تھی۔ اور حکمتِ ازل کی کارسازیوں پر اس کا اعتماد سطحِ علیت پر فائز ہو گیا تھا۔

اس کی آخری زندگی کا بیشتر حصہ تحریکِ احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہا ہے۔ اور اس کے لیل و نہار اسی جہدِ دینی کے پُر مشقت مظاہر میں وقف ہوئے ہیں۔ بے شبہ جس پُر خلوص ایثار اور شیفتہ پیوستگی کے ساتھ اس نے اپنے ہادی کا ساتھ دیا اس کی نظیر قدمائے اسلام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔ مسیحا گردوں نشین ذات سے شائبہ مرگ کی وابستگی اور مہدی وعیسیٰ کے خصائص کا (مسیحؑ کی وفات اور مہدی وعیسیٰ کے) ایک ذات میں اجتماع ہندی اربابِ اسلام کے لئے آشوب شوریدگی اور اجتماع کا ایک تلخ پیام تھا۔ اور جس پُر خروشِ شدّت کے ساتھ اہلِ اسلام کی جانب سے اس پُر غرابت نکتہ آفرینی کا تخالف ہوا۔ وہ ایک آتش آفرین ادائے رعد کی طرح تھا۔ لیکن نورالدین کا پیمانِ عقیدت ہجوم مخالفت کی طوفان انگیزیوں کے باوجود بہ پیوستگی استوار تھا۔ اور وہ ایک کوہ گراں کی طرح برق جہندہ اور ابر فروشندہ (کڑکتی بجلیوں اور گرجتے بادلوں) کے سامنے یکساں پائے ثبات پر قائم تھا۔ اس کی پُر خلوص استقامت سے بعید تھا کہ وہ پایانِ عمر تک اس سنگِ آستاں سے جدا ہو جہاں اس کی پُر محنت کاوشوں کو بالین آسائش ملی تھی۔ اگرچہ میں اپنے ادراک کو تحریک احمدیہ کی بعض نکتہ آفرینیوں کا ہم وفاق نہیں دیکھتا۔ لیکن اس پُر گداز سوزشِ روحانی پر محوِ حیرت ہوں جس کے پُر تپش غلغلے میرے متحجر جذبات کو گریہ محبت سے آشنا کر گئے ہیں۔

نورالدین کی ذاتِ گرامی ہماری مادی نگاہوں سے مستور ہے۔ لیکن مساحتِ گیتی پر اس کے نقشِ پا بدستور ثبت ہیں۔ اور منزل استقامت کی جانب ہماری رہبری کر رہے ہیں۔ لطفِ ازل اس کی خاک پر عنبر بار ہو۔''

(ماہنامہ البلاغ۔ جلد 1، نمبر 2، جولائی 1914ء)

## ایک ضروری اعلان

ایسے احمدی احباب جو 1966ء یا اس سے پہلے سے کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا پچاس سالہ جشن تشکر کے تاریخی موقعہ پر احمدیہ گزٹ کینیڈا میں ان کی جماعتی خدمات سے متعلق مختصر تعارف شائع کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے احمدی دوستوں یا خاندانوں سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں مکرم مبارک احمد قاضی صاحب سے جلد از جلد رابطہ فرمائیں۔

Email: early ahmadiof canad@gmail.com

Cell: 647-770-3868

# تحریک جدید دفتر اوّل کے بارہ میں

## حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ الودود کا ارشاد

## بزرگوں کے نام زندہ رہنے چاہئیں

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن کے والدین ر بزرگ تحریک جدید دفتر اول میں شامل تھے، ان کے کھاتوں کو زندہ کریں تاکہ آپ کی مالی قربانیاں ان کی روح کے لئے ایصال ثواب کا موجب ہوں۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ان ادائیگیوں کی اطلاع مرکز ربوہ کو بھی ہو۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 5 نومبر 2004ء میں فرمایا:

''ہوسکتا ہے کہ باہر آکر کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پر دیتے بھی ہوں لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو مرکز میں کیونکہ ریکارڈ ہے وہاں درج نہیں ہوتیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جارہی ہو۔ ... ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 نومبر 2004ء)

اس سلسلہ میں پانچ ہزار مجاہدین دفتر اول تحریک جدید کے ناموں کی فہرست مع جماعت جہاں وہ 1953ء میں قیام پذیر تھے، جماعت احمدیہ عالمگیر کی درج ذیل ویب سائٹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

www.alislam.org/tj/panch-hazari-mujahideen

یہاں پر آپ کے والدین ر بزرگوں کے نام مع کمپیوٹر کوڈ نمبر درج ہیں۔ براہ کرم اپنے مرحوم والدین ر بزرگوں کی طرف چندہ ادا کرتے وقت ان کے کمپیوٹر کوڈ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ تاکہ مرکز کے علم میں آجائے کہ آپ ان کے کھاتوں کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور ان کے نام پر چندہ ادا کر رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مزید معلومات کے لئے شعبہ تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

میاں رضوان مسعود

سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا

# کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔ اس مقصد کے لئے کینیڈا میں چھ مسجدیں بنانے کا پروگرام ہے۔ جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقعہ پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ریجائنا، سیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر میں مساجد زیر تعمیر ہیں اور بریمپٹن کی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل چکی ہے اور اس کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اور بریمپٹن میں ہی ایک بنی بنائی عمارت 18 Corporation Drive خریدنے کے لئے بات ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ٹورانٹو ایسٹ کی مسجد بیت الحنیف کو دوبارہ تعمیر کرنا ہے۔ ان تمام مساجد کے لئے تقریباً 28 ملین ڈالرز کی ضرورت ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

"ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔"

پھر فرمایا کہ:

"اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔"

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر اس بابرکت مد نیشنل مساجد فنڈ میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

## دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت دیکھو

مکرم بشارت محمود طاہر صاحب

آنکھ میں تم ہو مری سانس میں چلتے تم ہو
دل ہو ، ارمان ہو ، سینے میں مچلتے تم ہو
میرے اپنے ہو مرے درد میں جلتے تم ہو
غم مجھے ہو تو مرے غم میں پگھلتے تم ہو

دکھ کے صحرا میں بہاروں کی علامت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

تم مرے چاند مری سوچ میں بہنے والے
مری خاطر مرے ہر زخم کو سہنے والے
آ مجھے مل بھی مرے دُور کے رہنے والے
اُس کو کہنا مری ہر بات کے کہنے والے

جس کو چاہا تھا وہ خوشیوں کی ضمانت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

اُس کو کہنا کہ اداسی میں گزر جاتی ہے
زندگی اب تری راہوں میں بسر ہوتی ہے
اپنی حالت پہ کہاں میری نظر ہوتی ہے
تری ہستی مری آنکھوں کا گھر ہوتی ہے

حسن کا راز ہو جذبوں کی امانت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

مجھ کو حسرت ہے تجھے سامنے چلتا دیکھوں
ساری دنیا کو ترے عشق میں جلتا دیکھوں
تیرا گلزار سدا پھولتا پھلتا دیکھوں
تیرے ہر لفظ سے قسمت کو بدلتا دیکھوں

حسن میں چاند اداؤں میں قیامت تم ہو
دورِ حاضر میں مسیحا کی کرامت تم ہو

بچوں کی تعمیر مساجد کے لئے مالی قربانیوں کی چند جھلکیاں (تصاویر بشکریہ مکرم محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب)

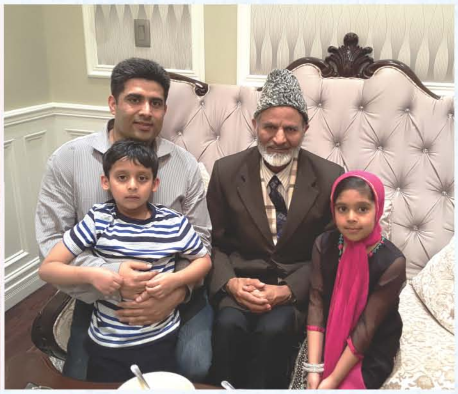

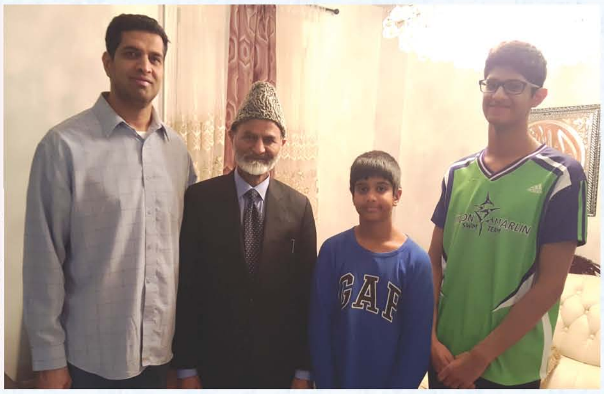

بچوں کی تعمیر مساجد کے لئے مالی قربانیوں کی چند جھلکیاں (تصاویر بشکریہ مکرم محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب)

# غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کے بارہ میں راہنمائی

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 19 جنوری 1996ء بمقام مسجد فضل لندن سے چند اقتباسات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے ماہ 6 جون سے رمضان شریف کے بابرکت ایام شروع ہورہے ہیں۔اُن دنوں میں کینیڈا کے انتہائی بالائی شہروں میں نمازوں اور روزوں کے اوقات بھی زیریں شہروں سے مختلف ہوں گے۔کینیڈا ایک وسیع و عریض ملک ہے۔اس کا بیشتر علاقہ °50 عرض بلد کے شمال میں ہے۔اس لئے سال کے دوران گرمیوں میں رات انتہائی طور پر مختصر ہوجاتی ہے اور سردیوں میں دن مختصر ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے ہر حصہ میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔اس حقیقت کے پیش نظر رمضان المبارک کے ایام میں نمازوں اور روزوں کے اوقات بھی ان جماعتوں میں غیر معمولی بن جاتے ہیں۔

ان غیر معمولی جغرافیائی حالات کے پیش نظر سال کے دوران ان جماعتوں میں نمازوں کے اوقات کیا ہوں اور رمضان کے روزوں کے اوقات سحر اور افطار کیا ہوں؟ اس بارہ میں قرآن وسنت، فقہ احمدیہ اور خطباتِ خلفاء ہمارے لئے راہنمائی مہیا کرتے ہیں اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 1996ء ہمارے لئے رہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔

غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں کے اوقات اور رمضان المبارک میں روزوں کے اوقات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا خطبہ جمعہ سے چند اقتباسات افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں تاکہ مذکورہ علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور رمضان المبارک کے ایام میں روزوں کے اوقات کے صحیح تعین کے لئے راہنمائی حاصل کی جاسکے۔

(ادارہ)

حضورؒ نے فرمایا:

... اس لئے تمام جماعتوں میں علماء کے ایسے بورڈ بنانے چاہئیں، ان تمام جماعتوں میں جو یا جنوب کے زیادہ قریب ہیں یا شمال کے زیادہ قریب ہیں تاکہ اپنی اپنی جماعتوں کی راہنمائی کرسکیں۔

پھر حضورؒ نے فرمایا:

... یعنی موسمیات کے دفتر اور ان کے محکمے ان سے مشورہ کرکے تو مختلف جماعتوں کے لئے رمضان سے پہلے ہی ان کے شیڈول (Schedule) بنانے چاہئیں۔اور بتانا چاہئے کہ فلاں جماعت کا معمول کا رمضان فلاں دن سے فلاں دن تک ہے اور فلاں دن سے فلاں دن تک کا جو رمضان کا حصہ ہے وہ معمول سے نکل گیا ہے اس لئے وہاں آپ کو قرآن کریم اختیار دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو قرآن کا مفہوم سمجھا اور وہی درست ہے وہ آپ کو اختیار دیتا ہے کہ اندازے کے مطابق اپنی نمازوں کو بھی تقسیم کریں اور روزوں کے وقت بھی مقرر کریں۔

پھر فرمایا:

... اس لئے دوسرا جو طریق ہے جو میرے نزدیک زیادہ مناسب ہے وہ یہ ہے کہ اپنے سے قریب تر معمول کے دنوں کے مطابق عمل کریں۔ یعنی اگر ساٹھ یا ستر ڈگری شمال پر ایک ملک کا کوئی شہر آباد ہے اور اس ملک کا ایک حصہ پچاس ڈگری یا چالیس ڈگری شمال پر بھی ہے اگر ایک سال میں جو جنوبی حصہ ہے اس کا سارا رمضان معمول کا رمضان ہے یعنی سورج کی علامتیں اور چاند کی علامتیں پوری اس پر صادق آرہی ہیں اور شمالی حصے پر صادق نہیں آرہیں تو بجائے اس کے کہ وہ چھلانگ لگا کر خطِ استوا تک پہنچے اور وہاں کا معمول پکڑے، عقل تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہی ملک میں جو قریب تر جگہ ہے جہاں معمول کے روزے چل رہے ہیں۔

ان کے اندازے کے مطابق اپنے روزوں کے اندازے کرلیا کرے۔تہجد کا وقت بھی اس کے مطابق کرے اور سحری کا وقت بھی اور افطاری کا وقت بھی

حضورؒ نے غیر معمولی جغرافیائی حالات میں نمازوں اور روزوں کے اوقات کے بارہ میں اصولی راہنمائی کرتے ہوئے آخر میں فرمایا:

پس میں امید رکھتا ہوں کہ آج کے بعد اس بارہ میں مجھے مزید خط موصول نہیں ہوں گے ورنہ سارا رمضان کافی ڈاک پر بوجھ پڑ جاتا ہے۔ہر آدمی اپنی جگہ سے پوچھتا ہے کہ بتاؤ ہم یہاں کیا کریں، ہم وہاں کیا کریں، تمام ممالک اس خطبے کی روشنی میں کمیٹیاں بنائیں اور وہ سب کی رہنمائی کریں اور جو اصول میں نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں وہ بالکل کھل چکے ہیں، مجھے نہیں سمجھ آسکتی کہ اس کے بعد پھر بھی کوئی ابہام باقی رہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔8 مارچ 1996ء صفحہ 7-8)

# ماہِ رمضان کی تحریک جدید سے گہری مناسبت

مکرم میاں رضوان مسعود صاحب، سیکرٹری تحریک جدید کینیڈا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ

(سورة البلد5:103)

یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں اپنی زندگیوں میں رمضان المبارک کی برکات سمیٹنے کا ایک بار پھر موقع عطا فرما رہا ہے۔ گو کہ ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم ہر حال میں اپنے خالقِ حقیقی کو یاد رکھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے رمضان جیسے بابرکت ایام ہمیں مرحمت فرما کر ہمارے لئے اسے یاد رکھنا زیادہ آسان بنا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ٪

(سورة البقرہ 2: 153)

پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

خدا تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں تحریک جدید جیسی عظیم الشان تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دی تا ہم رمضان المبارک کی برکات مستقل طور پر اپنی زندگیوں میں پیدا کر سکیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(جامع ترمذی - کتاب الدعوات، باب مایقول عندرویة الھلال)

تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضل سے شیطان کو جکڑنے اور رمضان المبارک سے مستقل فائدہ اٹھانے میں ممد و معاون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہِ رمضان اور تحریک جدید میں ایک گہری مناسبت کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں بار ہا ملتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے صرف ایک کھانا کھانے کا اصل تحریک جدید میں شامل کیا ہے۔ اب دیکھو دو کھانے حرام تو نہیں ہیں لیکن میں نے تم کو کہا کہ جو چیز حلال ہے اس کو بھی تم چھوڑ دو تا امیر اور غریب کا فرق دور ہو اور تا خدا ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے روپیہ کو بچاتے ہوئے اسے خدمت دین کیلئے خرچ کر سکیں اور تا ہمیں توفیق ملے کہ ہم اپنے نفس کو عیاشی اور آرام طلبی سے بچا سکیں۔ یہی رمضان کی غرض ہے۔ رمضان بھی یہی کہتا ہے کہ آؤ تم خدا تعالیٰ کے لئے حلال چیزوں کو چھوڑ دو۔"

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحہ 575)

دوسری مناسبت، مستقل مزاجی اور صبر:

رمضان المبارک ہمیں مستقل مزاجی اور صبر سے خدا تعالیٰ کی عبادت کے طریق سکھاتا ہے۔ تحریک جدید میں بھی یہی خاصیت پائی جاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"پس روزوں سے دوسرا عظیم الشان سبق استقلال کا ملتا ہے اور یہ بھی تحریک جدید سے ایک گہرا تعلق رکھتا ہے۔ تحریک جدید میں میں نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ ہماری قربانیاں عارضی نہیں بلکہ مستقل ہیں۔ بیشک قربانیوں کی شکل بدل سکتی ہے مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی وقت یہ کہا جائے کہ اب قربانیوں کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ بغیر مستقل قربانیوں کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔"

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحہ 575)

نیز فرمایا:

"تحریک جدید بھی استقلال سکھانے کے لئے ہے اور رمضان بھی لوگوں کے اندر استقلال کا مادہ پیدا کرتا ہے پس تم رمضان سے سبق حاصل کرتے ہوئے استقلال والی نیکی اختیار کرو اور اپنی وہ حالت نہ بناؤ کہ کبھی کھڑے ہوگئے اور کبھی گر گئے۔ کم سے کم چند نیکیاں تو اپنے اندر ایسی پیدا کرو جن میں تم مستقل ہو اور جن کو تم کسی صورت چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔۔۔۔ اگر کم از کم یہ تین نیکیاں انسان میں پیدا ہوجائیں یعنی عبادت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھنا، مالی خدمات کے ذریعہ مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانا اور روزہ کے ذریعہ اپنے جذبات اور احساسات کی قربانی کرنا، تو وہ کہہ سکتا ہے کہ تین ایسی عظیم الشان نیکیاں مستقل طور پر میرے اندر پائی جاتی ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ میرے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں۔ میں نے اپنی مرضی اور اختیار سے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی، میں نے اپنی مرضی اور اختیار سے کبھی کوئی روزہ نہیں چھوڑا اور کبھی کوئی چندے کا ایسا موقع نہیں نکلا جس میں میں نے حصہ نہیں لیا۔"

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحات 576-577)

تیسری مناسبت قربانی، استقلال اور مشقت:

تیسری مناسبت مشقت ہے۔ جیسے رمضان میں قربانی، استقلال اور مشقت کے ساتھ ہم اس کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اس کے بغیر کوئی بڑی کامیابی ممکن نہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"رمضان میں قربانی اور استقلال کے ساتھ قربانی کا سبق مومنوں کو سکھایا جاتا ہے اور انہیں مشقت برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور تحریک جدید کے مطالبات کو عملی جامہ پہنایا جائے تو یقیناً وہ اہم ثمرات پیدا ہوں گے جو الٰہی قوموں کی جدوجہد کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔"

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحہ 579)

نیز فرمایا:

”وہ شخص جو چاہتا ہے کہ بغیر مشقت برداشت کئے دین و دنیا میں کامیابی حاصل کرے وہ پاگل اور احمق ہے اور اسے کسی جگہ بھی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحہ 578)

چوتھی مناسبت دُعا:

قربانی، استقلال اور مشقت کے بعد رمضان ہمیں دعا کا مضمون سکھاتا ہے۔ ہر دینی کام دعا کے ساتھ اپنے نیک انجام کو پہنچتا ہے۔ روزوں کے احکام کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ“ یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

”یہ چوتھا سبق جو رمضان سے حاصل ہوتا ہے اس کا تعلق بھی تحریک جدید کے ساتھ ہے کیونکہ میں نے انیسواں مطالبہ یہی رکھا ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کو ترقی دے۔ دعا کے بغیر ہماری قربانیوں کے وہ نتائج پیدا نہیں ہوسکتے جو ہم دیکھنے کے خواہش مند ہیں کیونکہ ان نتائج کا پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحہ 582)

چنانچہ جس نتیجہ کے ہم امیدوار ہیں۔ وہ آسمانی بارش چاہتا ہے۔ وہ آسمانی بارش دعاؤں سے ہی نازل ہوسکتی ہے پس رمضان المبارک وہ خاص مہینہ ہے جس میں وہ بارانِ رحمت نازل ہوسکتی ہے۔

پس رمضان میں تحریک جدید اور تحریک جدید میں رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ چار بڑی مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”پس اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھاتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرو۔...

پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔...

دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں تمہیں میں نے یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔“

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل، صفحہ 582)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی تمام برکتوں کو حاصل کرنے کی اور تحریک جدید کے ذریعہ اپنی زندگیوں میں رمضان المبارک کے حالات کو مستقل طور پر ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## ایک ضروری اعلان

جیسا کہ تمام احباب کے علم میں ہے کہ ہر سال 29 رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کرنے والوں کے لئے سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ لہٰذا تمام احباب جماعت اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تحریک جدید کے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

## روزے کا مطلب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں مصروف رہے۔ آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے لگاؤ پیدا کرنا چاہیئے۔

(الحکم۔ جنوری 1907ء)

# عظمتِ ماہِ صیام

عبادت میں جو لذت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے
سجی مولا کی جنت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

جو شیطاں بھی مقید ہے تو دوزخ بھی مقفل ہے
نظر بند ان کی قوت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

یہ روزہ ہے مری خاطر، مَیں خود اس کی جزا ہوں گا
خدا کی جو زیارت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

جو نفرت کی کمر توڑی، عداوت کو مٹا ڈالا
محبت کی اشاعت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

امیروں کو غریبوں کی صفوں میں لا بٹھایا ہے
اخوت ہی اخوت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

بیک آواز اُٹھتے ہیں، بیک آواز چلتے ہیں
بہت اعلیٰ یہ وحدت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

قرآن پاک اُترا تو تقدس مل گیا اس کو
بکثرت اب تلاوت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

امیرانہ روش چھوڑی، غریبانہ ہوئے سارے
ہر اک نیکی میں سبقت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

خوشا! ماہِ صیام آیا، فرازؔ!! اتنا یقیں پھر سے
مرا ایماں سلامت ہے، یہ روزوں کی بدولت ہے

(مکرم اطہر حفیظ فرازؔ صاحب)

موجب ہو۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دُعا:

"بالآخر میں دُعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین۔" (مجموعہ اشتہارات،جلد،صفحہ 342)

والسلام

آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

## مکرم Ata'ul Haq Gabb صاحب کی تقریر

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم Ata'ul Haq Gabb صاحب کی تھی۔آپ نے Proof of the Existance of God and How to establish relationship with God یعنی ہستی باری تعالیٰ اور تعلق باللہ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

## آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی

خاکسار (صدر و مشنری Belize) نے آنحضرت ﷺ کا عشق الٰہی کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد Video Presentation تھی۔

## جلسہ سالانہ برائے خواتین

ویڈیو کے بعد خواتین کے لئے علیحدہ جلسہ سالانہ کا پروگرام ہوا جس میں 'خلافت کی اہمیت، ایک مسلمان خاتون کی ذمہ داریاں، 'تاریخ اسلام میں مسلمان خواتین کا کردار' کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔محترمہ خدیجہ حسن صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ Belize نے مؤخر الذکر موضوع پر تقریر کی۔جب کہ دیگر موضوعات پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا سے آئے وفد کی خواتین نے تقاریر کیں۔

## مکرم Kamal NunesAbdul کا خطاب

اس جلسہ کی تیسری تقریر 'حقوق اللہ اور حقوق العباد' کے موضوع پر تھی جو مکرم Kamal NunesAbdul نے کی۔

## خلافت کی اہمیت

چوتھی تقریر مکرم مولانا عمر اکبر صاحب مشنری Belize کی تھی۔آپ نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر خطاب کیا۔

## قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی

پانچویں تقریر صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا مکرم طاہر احمد صاحب کی تھی۔آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ارشاد مبارک 'قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی' کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ان تقاریر کے بعد جلسہ سالانہ کی دیگر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب، چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ اور نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مختصر تقریر کی۔

## مجلس سوال و جواب

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی تقریر کے بعد سوال و جواب کی ایک دلچسپ محفل ہوئی۔

## اختتامی خطاب

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔آپ نے بنی نوع انسان کی پیدائش کی اغراض و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اگلے جہاں کی تیاری کا احساس دلوایا۔

## معزز مہمانوں کی شرکت

اس جلسہ میں درج ذیل معزز مہمانوں نے شمولیت کی۔

1.His Worship Darrell Bradley,
Mayor the City of Belize
2. Hon. Patrick Faber
Minister of Education, Youth & Sports

یاد رہے کہ یہ دونوں حضرات حضورِ انور سے جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر ملاقات کر چکے تھے۔

## Hisworship Darrell Bradley کا خطاب

سٹی کے مئیر نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام کے بارہ میں میرے ذہن میں جو غلط فہمیاں تھیں وہ اسلام یعنی احمدیت کے ذریعہ سے دور ہوئی ہیں اور اب میرا یقین ہے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔

## Hon. Patrick Faber کا خطاب

عزت مآب وزیر نے فرمایا کہ حالانکہ احمدیوں کو ان کے اپنے ہی لوگوں نے ملک سے نکال دیا ہے لیکن ہم آپ کو اس ملک میں خوش آمدید کہتے ہیں اور مکمل مذہبی آزادی فراہم کریں گے۔

## بیرون ملک سے شرکاء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں کینیڈا سے 17 مہمان شامل ہوئے اور گوئٹے مالا سے مکرم مولانا عبدالستار صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کی نمائندگی میں مکرم Dario Samayoa صاحب اپنی اہلیہ محترمہ Rocio Diaz صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے وفد میں درج ذیل عہدیداروں نے شرکت کی۔

☆ محترمہ سیدہ امۃ النور صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

☆ مکرم طاہر احمد صاحب، صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا

☆ مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیرمین ہیومینٹی فرسٹ و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا،

☆ مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا و چیئرمین World Media Forum

☆ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا۔

☆ 6 ٹی وی انٹرویوز ہوئے۔

☆ جن میں سے تین Morning Shows تھے۔

☆ ایک رات کو Talk-Show تھا۔

☆ Evening News میں دو Interviews ہوئے۔

☆ ایک ہائی اسکول میں لیکچر ہوا جس میں 40 طلبا اور 5

# سینٹرل امریکہ کی جماعت احمدیہ بلیز Belize کا دوسرا جلسہ سالانہ 2016ء

مکرم مولانا نوید احمد منگلا صاحب مشنری وصدر جماعت احمدیہ Belize

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینٹرل امریکہ کی جماعت احمدیہ Belize کا دوسرا جلسہ سالانہ مورخہ 30 جنوری 2016ء کو Gateway Youth Centre Belize City میں منعقد ہوا۔

## رجسٹریشن

جلسہ سالانہ کی رجسٹریشن دن کے بارہ بجے سے شروع تھی۔ ظہرانے کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

## جلسہ سالانہ کی کاروائی

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم Abdul Kamal Nunes صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ مکرم نصیر احمد قریشی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پڑھا اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

## حضور انور کا خصوصی ایمان افروز پیغام

اس جلسہ کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے موقع اپنا ایک خصوصی پیغام بھجوایا۔

مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت کینیڈا وچیئرمین World Media Forum نے حضور انور کا ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا۔ احباب جماعت Belize کی خلیفہ وقت سے قلبی محبت، عقیدت اور احترام کا یہ عالم تھا کہ سارے سامعین مکمل خاموشی کے ساتھ ہمہ تن گوش تھے۔

جلسہ سالانہ Belize کے لئے حضور انور نے جو خصوصی پیغام بھجوایا اس کا اردو ترجمہ اپنی ذمہ داری پر پیش کیا جاتا ہے۔

### عزیز ممبران احمدیہ مسلم جماعت بلیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 30 جنوری 2016ء کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے جلسہ کو وسیع کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور متقی افراد کے اس خصوصی اجتماع سے تمام شاملین عظیم روحانی فیض حاصل کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی بیعت پیش کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے، آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے دو بنیادی مقاصد ذہن نشین ہونے چاہئیں۔

پہلا یہ کہ مومنین کی ایک ایسی جماعت تشکیل دی جائے جو اللہ تعالیٰ سے ایک گہرا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اُن کی زندگیوں کا مقصد اُس کی عبادت ہو۔

دوسرا وہ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں اور اسلام کی خوبیاں اور محاسن ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

قرآن کریم میں انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اُس کی قربت حاصل کرنا بیان کیا گیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق عبادت کا بہترین طریقہ نماز ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو روزانہ اپنی پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور اُنہیں وقت پر باجماعت ادا کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق۔ حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔“ (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 108)

انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

”... وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ وہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نِکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ ..... کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 197-198)

میں تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرے خطبات جمعہ اور دوسری اہم تقریبات کے خطابات کو باقاعدگی سے سُنیں۔ اِس سے آپ کی خلافت کے بابرکت نظام سے وابستگی اور وفا کے تعلق میں مضبوطی پیدا ہو گی۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے خصوصی فضائل کے بارے میں بتائیں اور خلیفہ وقت سے تعلق قائم کرنے اور وفا شعاری برقرار رکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ آج کے دور میں اسلام کی تجدید کا کام صرف نظام خلافت سے وابستہ رہ کر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا آپ ہمیشہ اِس پاکیزہ نظام کو مضبوط کرنے کے لئے قدم مارتے رہیں اور اِس امر کو یقینی بنالیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں خلافت احمدیت کی بابرکت قیادت اور سایہ تلے پنپتی رہیں۔

میری یہ خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے ممبران ہمیشہ اپنی اصلاح کے لئے کوشش کرتے رہیں اور تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں تا کہ وہ دنیا میں مسلمانوں کا بہترین نمونہ بن جائیں۔ لہٰذا جیسا کہ میں نے آپ کو اپنے خطبات میں بار بار یاد دہانی کروائی ہے، اپنے نفس کے جائزہ، اصلاح اور اپنے کردار میں مسلسل بہتری کی ضرورت ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ اپنا خود محاسبہ کریں اور ہر روز اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور پھر اپنے روزمرہ اخلاق اور اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، تا کہ آپ اُس اعلیٰ ترین درجہ کے قریب ہو جائیں جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے افراد کو دیکھنا چاہتے تھے۔ اگر آپ نے اپنی روحانی حالتوں میں ترقی نہ کی، تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو عظیم کامیابیاں عطا کرے اور آپ سب کے لئے تقویٰ اور روحانی مدارج میں اعلیٰ ترقیات کا

اساتذہ نے شرکت کی۔

## حاضری

جلسہ کی حاضری 110 تھی جس میں 42 افراد جماعت تھے۔ اور 68 غیر احمدی مہمان تھے۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال جماعت احمدیہ Belize کا پہلا جلسہ سالانہ 31 جنوری 2015ء کو ITVET Belize City میں منعقد ہوا جس میں 122 احباب نے شرکت کی۔

## عمومی تاثرات

☆ جلسہ سالانہ کے وقفہ کے دوران عزت مآب وزیر مملکت اور عزت مآب میئر صاحب سے ہیومینٹی فرسٹ اور جماعت کی رجسٹریشن کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کو بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ یہاں پر کس طریق پر ملک کی خدمت کر سکتی ہے۔

☆ جلسہ کے بعد دوسرے دن یعنی 31 جنوری 2016ء میئر آف سٹی نے ہمارے باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے 2 گھنٹہ کی ڈرائیو کے فاصلہ پر Mayan Temple جو کہ ایک Tourist Attraction کی جگہ ہے۔ وہاں پر لے کر جانے کے لئے انتظام کیا۔ اس موقع پر کھانا کھلانے کا بھی بندوبست انہی کی طرف سے تھا۔ اس دورہ میں انہوں نے ہمارے لئے ایک 15 Seater گاڑی کا بندوبست کیا اور سٹی کے دو کونسلرز بھی ہمارے ساتھ بھیجے۔

☆ دورہ کے دوران متعدد مرتبہ مقامی افراد جماعت کو ملنے اور ان سے تعارف حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے چند ایک کے گھروں میں جانے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح چند ایک کے ساتھ انفرادی طور پر تفصیلی ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ اور ان کے حالات کے بارہ میں آگاہی حاصل کی۔

☆ شہر کی چند بااثر شخصیات کو ملنے کا موقعہ ملا اور ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ ان میں سے قابلِ ذکر مکرم سعید موسیٰ صاحب ہیں جو Belize کے سابق وزیر اعظم رہے ہیں اور اس وقت ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔

☆ ذیلی تنظیموں کے صدران کی موجودگی میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ساتھ تفصیلی میٹنگز ہوئیں۔

☆ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کے ارشاد کے مطابق ایک تبلیغی نشست ہوئی جس میں ان ممالک میں تبلیغی کاموں کو بہتر بنانے کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو Belize کے احباب کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنادے۔ اور ان کو اسلام اور احمدیت کی آغوش میں لے آئے۔ اور یہ سب اپنے حقیقی خالق اور مالک جو واحد و یگانہ کی عبادت کرنے لگیں۔ اور محمد رسول ﷺ کے جھنڈے تلے آجائیں۔ آمین۔

سینٹرل امریکہ کی جماعت احمدیہ Belize کے دوسرے جلسہ سالانہ کی چند جھلکیاں

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام

# حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نمائش

مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب، استاد جامعہ احمدیہ وانچارج نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو مورخہ 23 مارچ تا 28 مارچ 2016ء آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی ۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام منعقد کی جانے والی یہ نمائش اپنے سلسلہ کی دوسری کڑی تھی۔ اس سلسلہ کی پہلی نمائش گذشتہ سال مورخہ 20 مارچ تا 23 مارچ 2015ء، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ پر منعقد کی گئی تھی۔ جس پر مبنی ایک دلکش کتابچہ بھی شائع کروا کے پہلی بار اس نمائش کا حصہ بنایا گیا تھا۔

## افتتاح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حیات پر تیار کی جانے والی نمائش کا باقاعدہ افتتاح مورخہ 23 مارچ کو صبح ساڑھے دس بجے مکرم ومحترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ کینیڈا کی نمائندگی میں مکرم ومحترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، مشنری انچارج و نائب امیر کینیڈا نے فیتہ کاٹنے کے بعد دعا سے کیا۔ اس کے بعد آپ نے مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل اور اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی معیت میں نمائش ملاحظہ کی۔ دورانِ ملاحظہ ہر بینر پر موجود جامعہ کے طلبہ بڑی مہارت سے اس کا تعارف پیش کرتے رہے۔

بعدازاں سب طلبہ اور اساتذہ جامعہ کے ہال میں اکھٹے ہوگئے جہاں یومِ مسیحِ موعود علیہ السلام کی مناسبت سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترم مہمان خصوصی نے جامعہ احمدیہ کینیڈا کو اس تاریخی اور عظیم الشان نمائش کے انعقاد پر مبارک باد دی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ بی بی امۃ الجمیل صاحبہ سلمھا اللہ تعالیٰ مکرم ومحترم پرنسپل صاحب کی خصوصی درخواست پر جامعہ احمدیہ میں تشریف لائیں اور آپ نے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی اس کاوش پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

یہ نمائش مورخہ 23 مارچ تا 28 مارچ 2016ء چھ دن جاری رہی۔ احباب وخواتین اور فیمیلیز کے لئے الگ الگ اوقات مقرر کئے گئے تھے۔ ان اوقات میں سولہ سو سے زائد احباب وخواتین نے فائدہ اٹھایا اور تبلیغ کا بھی مؤثر ذریعہ رہی۔

دیگر ایام میں بھی مختلف اہم جماعتی مواقع پر احباب وخواتین اس نمائش سے مستفید ہوتے رہے ۔ چنانچہ نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ کینیڈا، واقفین نو امریکہ کا دورہ کینیڈا اور نیشنل مجلس شوریٰ کے مواقع پر دور دراز سے آئے ہوئے نمائندوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور جامعہ کی اس کاوش پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

گذشتہ سال کی طرز پر یہ بینرز جامعہ میں احباب کے استفادہ کے لیے ایک عرصہ تک آویزاں رہیں گے۔ اور احباب مختلف اہم جماعتی مواقع پر اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ انشاءاللہ

## تیاری نمائش

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی روزمرہ کی تدریس اور معمولات کے ساتھ ساتھ اس نمائش کی منصوبہ بندی اور تیاری کا کام مہینوں جاری رہا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی موسمِ گرما کی تعطیلات کے دوران، ماہ جولائی اور اگست 2015ء میں نمائش کمیٹی نے متعدد میٹنگز کیں اور ایک باقاعدہ لائحہ عمل تیار کیا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کو مختلف موضوعات اور اَدوار میں تقسیم کیا گیا تا کہ ان موضوعات کے مطابق مواد کو تیار کیا جاسکے۔ ماہ ستمبر کے دوسرے عشرہ میں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کے انعقاد کے موقع پر مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اس نمائش کا باقاعدہ اعلان کیا اور جامعہ احمدیہ کے جملہ طلبا کو 6 گروپس میں تقسیم کیا گیا اور ہر گروپ کا ایک استاد نگران تھا جس کی راہنمائی میں متعلقہ گروپ نے مفوضہ موضوع پر تحقیق کرنے کے بعد بڑی محنت سے مواد تیار کیا۔

ذیل میں نمائش کمیٹی سال 2015ء۔2016ء جو جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور لائبریرین پر مشتمل تھی کے اسماء بغرضِ دعا تحریر کئے جاتے ہیں۔

## ممبران نمائش کمیٹی

1 مکرم عبدالرزاق فراز صاحب
2 مکرم آصف خان صاحب
3 مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
4 مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب
5 مکرم حافظ ھبۃ الرحمان صاحب
6 مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب
7 مکرم عبدالنور عابد صاحب
8 مکرم فرحان نصیر صاحب
9 خاکسار سہیل احمد ثاقب بسرا

## ایڈیٹنگ

دوسرے مرحلہ میں یہ تمام تر مواد مکرم پرنسپل صاحب کی منظوری کے بعد ایڈیٹنگ ٹیم کے سپرد کیا گیا۔ عزیزم صباحت علی طالبِ علم درجہ رابعہ کی معاونت میں اس ٹیم نے شب وروز محنت کر کے تمام مواد کی جانچ پڑتال کی، اصل ماخذوں سے حوالوں کی تصدیق کی، الفاظ اور جملوں میں نکھار پیدا کیا، ہر بینر کے سائز کے مطابق الفاظ کا تعین کیا اور پھر اس مواد کو Transliteration کے اصولوں کے مطابق ڈھالا۔

## گرافکس

تیسرے مرحلہ میں اس تیار شدہ مواد کو گرافکس ٹیم کے حوالہ کیا گیا چنانچہ مکرم فرحان نصیر صاحب لائبریرین جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں اس ٹیم نے ہر بینر کے موضوع، سائز اور مواد کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف گرافکس کو ڈیزائن کیا ۔ اسی طرح عزیزم فرہاد غفار طالب علم درجہ سادسہ کی معاونت میں تصاویر اور خطاطی کی مدد سے مواد کو بہترین اور دلکش انداز میں قارئین کے لئے آسان انداز میں پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ بعدازاں بینرز مکمل تیار ہونے کے بعد پرنٹنگ کے لئے بھجوا دیئے گئے۔

اس نمائش کی مناسبت سے جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم

عزیزم مستجاب قاسم درجہ اولیٰ نے ایک خصوصی لوگو (Logo) تیار کیا، جس کے اندر لفظ محمد ﷺ لکھا گیا تھا اور اس کے اردگرد گولائی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر درج تھا۔

یا رب صلِ علیٰ نبیک دائما
فِی ھٰذِہِ الدنیا و بعث ثان

اس نمائش کا ایک خاص پہلو یہ بھی تھا کہ اس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء نے بڑے شوق اور محنت سے اسلامی طرز تحریر کو مختلف انداز میں پیش کیا۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت سے متعلقہ آیات قرآن اور مختلف اشعار کو خطاطی کی صورت میں بینرز کی زینت بنایا۔

اس طرح آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے والے مختلف سائزوں کے 23 بینرز تیار کئے گئے۔ ہر بینر کی چوڑائی 4 فٹ تھی جب کہ لمبائی مختلف تھی۔ زیادہ سے زیادہ ایک بینر 25 فٹ لمبا تھا۔ ہر بینر اپنے متعلقہ موضوع کی مناسبت سے آیاتِ قرآنیہ، اشعار، اقتباسات از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تصاویر سے مزین تھا۔ جس کے انتہائی بالائی طرف آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے قرآنی آیات کی خطاطی کی ہوئی تھی، بائیں طرف لوگو (Logo) اور اس کے نیچے بینرز کا عنوان اور اس کا مختصر تعارف تحریر کیا گیا تھا۔

اس نمائش میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی، اردو اور فارسی منظوم کلام فی مدح رسولِ مقبول ﷺ، اسماء مبارکہ، خطبہ حجۃ الوداع، توحید کے علمبردار، امن و آشتی کے پیکر جیسے موضوعات پر نسبتاً چھوٹے بینرز تھے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے مختلف اقتباسات بھی پوسٹرز کی صورت میں شاملِ نمائش تھے۔

ذیل میں بڑے بینرز کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

### ٹائم لائن

25 فٹ لمبے اس بینر میں آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے اہم حالات واقعات کی جھلکیاں پیش کی گئیں۔ شجرہ نسب، تعارف ازواج مطہراتؓ و مبارک اولادؓ شجرہ نسب، اولادؓ اور ازواج مطہراتؓ کا مختصر تعارف اور بعض ضروری کوائف

### پرانے صحیفوں میں آپ کی آمد کے متعلق پیشگوئیاں

توریت، انجیل، ہندو اور زرتشتی صحائف سے پیشگوئیاں

### آغازِ رسالت

آنحضرت ﷺ پر قرآنِ کریم کے نزول کا آغاز، مکہ میں آپؐ کی مخالفت کا آغاز، اسلام کی تبلیغ کا آغاز

### آنحضرت ﷺ کا عالی مقام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کا بلند مقام

### آنحضرت ﷺ کے متعلق غیر مسلموں کی آراء

مستشرقین کی کتب سے آنحضرت ﷺ کی مدح میں اقتباسات

### مکی و مدنی زندگی پر ایک طائرانہ نظر

آپ ﷺ کے مکی اور مدنی دور کی ترقیات اور حالات کی جھلکیاں اور دونوں ادوار کا تقابلی جائزہ

### غزوات النبی ﷺ

کل چھ غزوات کی مع نقشہ جات و کیفیات مکمل تفصیل

### ہجرتِ مدینہ کا نقشہ

ہجرت مدینہ کا راستہ مع دیگر تفصیلات

### آنحضرت ﷺ اور حقوقِ نسواں

عورتوں سے حسنِ سلوک کے حوالہ سے احادیث، واقعات اور اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام خطوط

خطوط لکھنے کی غرض، چھ خطوط کی تفصیل، مہر نبوت کی تفصیل اور اس کا عکس

### آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ

آپؐ کا اسوہ ہر طبقہ فکر اور انسان کی ہر حیثیت میں ایک کامل اور مکمل نمونہ

### محمدیت اور احمدیت

پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور، آپؑ کی اسلام اور آنحضرت ﷺ کے لئے خدمات، خلافت احمدیہ خصوصاً خلافتِ خامسہ میں اس حوالہ سے کوششیں اور تحریکات

### مقاماتِ مقدسہ کا تعارف

خانہ کعبہ، غارِ حرا، صفا و مروہ، غارِ ثور، آنحضرت ﷺ کی جائے پیدائش، مسجد نبوی، جنت البقیع، مسجد قبا اور مسجد قبلتین کا تعارف۔ مناسکِ حج کی تفصیل معہ نقشہ

### صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعارف

تعارف: خلفائے راشدین، 18 کبار مہاجرین صحابہؓ، 9 کبار انصاری صحابہؓ، 15 صحابیاتؓ۔

فہرست اسماء: عشرہ مبشرہ، کاتبین وحی، مہاجرین حبشہ، بدری صحابہؓ۔

اس نمائش میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق Virtual Tours کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے دو بڑی ٹچ سکریز جامعہ احمدیہ کے آڈیٹوریم میں موجود تھیں اس کے علاوہ 3D Oculus رکھی گئی تھی جس کی مدد سے مہمانوں کو مقدس مقامات کی سیر اور تعارف کرایا جاتا، جس کو مہمانوں نے بہت پسند کیا۔

اس کے علاوہ آڈیٹوریم میں ایک طرف سیرت النبی ﷺ پر شائع شدہ کتب رکھی گئیں تھیں، مہمانوں کو ان کتب کا تعارف کرایا جاتا۔ اس کے ساتھ ساتھ آڈیٹوریم میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے نظمیں اور Documentaries پیش کی جاتی رہیں۔

### ڈیوٹیز

عزیزم خالد احمد خان طالبعلم درجہ سادسہ کی معاونت میں نمائش کے کام کو بہتر اور احسن رنگ میں بجالانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ کی مختلف ڈیوٹیاں بھی لگائی گئی تھیں۔ جملہ طلباء کو چار گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ تین گروپس نمائش کے دنوں میں باری باری ہر بینر پر ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ ہر بینر کی تفصیلات سے ان کو آگاہ کرتے رہے۔

عزیزم عمر نیر طالب علم درجہ خامسہ کی معاونت میں چوتھے گروپ نے نمائش کے لئے آنے والے مہمان بچوں کے لئے اس نمائش پر مبنی خصوصی سوالنامے بچوں کی عمر کے مطابق تیار کئے ہوئے تھے۔ یہ سوال نامہ بچوں کو ابتدا میں ہی دے دیا جاتا جس میں مندرج سوالات کے جوابات دوران ملاحظہ بچے تلاش کرتے جاتے اور اس طرح ان کی دلچسپی بھی قائم رہتی۔ آخر پر ایک ٹیم ان کے جوابات کو چیک کرتی اور درست ہونے پر ان کو چاکلیٹ بار دیا جاتا۔

عزیزم نجیب اللہ ایاز طالب علم درجہ رابعہ کی معاونت میں نمائش کو بھرپور طریقے سے احباب جماعت تک پہنچانے کے لئے خاص تشہیری مہم بھی چلائی گئی جس کے لئے مساجد میں اور نماز سینٹرز میں اعلانات کرانے کے ساتھ ساتھ پوسٹرز آویزاں کئے گئے۔ علاوہ ازیں احمدیہ گزٹ میں اعلان بھی شائع کروایا جاتا رہا۔ الیکٹرونکس میڈیا کو بروئے کار لاتے ہوئے Twitter اور Promotional Videos کے ذریعہ سے بھی اس نمائش کی بھرپور تشہیر کی گئی۔ اس کے علاوہ Peace Village اور مختلف نماز سینٹرز میں فلائرز کی تقسیم بھی اس تشہیری مہم کا ایک اہم حصہ رہی۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اساتذہ اور طلبہ جامعہ احمدیہ کینیڈا

کی کوششوں کو قبول فرمائے ،صلاحیتوں کو جلا بخشے ،خلافت کا سچا وفادار بنائے رکھے اور ہماری طرف سے پیارے حضور کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

## مہمانوں کے تاثرات

نمائش کے بارہ میں چند مہمانوں کے تاثرات Visitors Book سے لے کر خلاصۃً پیش کئے جاتے ہیں۔

**Abdul Aziz Khalifa**
**Naib Amir AMJ Canada**

An effort to be appreciated, commendable hard work, pictorial history of the beginning of Islam and the life of Hazrat Muhammad s.a.w.

**Hon. Kirsty Duncan Minister of Science and Health (MP)**

A privilege to be in Vaughan today to spend time with people who truly appreciate! Thank you so much for teaching me today, taking me through the exhibition.

**Hon. Reza Moridi, MPP**
**Minister of Training, Colleges and Universities & Minister of Research and Innovation**

I admire your imaginative way of presenting the history of Islam and the Holy Prophet's life through those beautiful posters.

**Dr. Syed Muhammad Aslam Daud, Na'ib Amir AMJ Canada**

A superb exhibition, I am absolutely stunned with the presentation and the content.

**Bilal Khokhar**
**Missionary Vancouver**

You are creating a legacy.

**Dr. Mahmood Nasir, Winnipeg**

Excellent Work… Have a booklet next year.

**Shamoon Rashid**
**President, Saskatoon**

Excellent Exhibition and very Informative.

**Dr. Abdul Momin Khalifa**
**President, Sydney, Nova Scotia**

What an excellent job created by our Jamia students.

**Dr. Hameed Ahmed Mirza**
**Sec. Taleem AMJ Canada**

This is an excellent way to show the entire life of the Holy Prophet Muhammad in a short space of time. Tour of Mecca and Medina is thoroughly enjoyable. Excellent graphic work.

**Noor-ud-Din Bashir & Family**

Very informative, loved the interactive my kids learned a lot. The technology worksheet was an excellent addition.

**محمد آصف منہاس**

یہ ہے تحفظ ناموس رسالت کا صحیح اظہار۔

**ہدایت اللہ ہادی۔ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ**

آنحضرت ﷺ کی سیرت کے تمام ضروری اور اہم پہلوؤں کا مختصر مگر جامع احاطہ کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سیرت سے متعلق ارشادات کا انتخاب نہایت موزوں ہے۔ علمی، تحقیقی اور تاریخی اعتبار سے یہ ایک بہت عمدہ اور دلکش نمائش ہے۔

**ڈاکٹر عبد العزیز**

خاکسار پاکستان سے ہجرت کر کے آیا ہے اور پہلی مرتبہ اس بابرکت Exhibition میں شرکت کی ہے۔ خاکسار اشک بار ہے۔ جامعہ احمدیہ زندہ باد۔

اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے درج ذیل اساتذہ اور طلبہ نے خوب محنت کی۔ ان کے اسماء بغرضِ دعا پیش ہیں۔

## فہرست معاونین نمائش 2016ء

**تیاری مواد**

مکرم فرحان قریشی صاحب، مکرم آصف خان صاحب، مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب، مکرم ھبۃ الرحمان صاحب، مکرم عبدالنور عابد صاحب، خاکسار سہیل احمد ثاقب بسرا

1۔ عمر نیر، ذیشان کھوکھر، فہیم ارشد، طاہر چوہدری، باسل بٹ، مصلح الدین شنبور۔

2۔ اسامہ رحمان، فہد پیرزادہ، عدنان مرزا، طارق احمد، محمد ابراہیم، نوفل بن زاہد

3۔ سرمد احمد، صباحت علی، آصف خان، شرجیل احمد، ارسلان وڑائچ، وقاص خورشید۔

4۔ طلال کاہلوں، نجیب اللہ ایاز، ساغر باجوہ، فراست عمر، عمر فاروق، احمد ظفر۔

5۔ عادل احمد، معظم ثاقب، وجیہ مرزا، شجر احمد، فیضان احمد، طلال سید۔

6۔ قاصد وڑائچ، فرخ طاہر، قاسم چوہدری، لبیب شاہ، مصور احمد، لبید احمد۔

7۔ فرہاد رانا، مظفر احمد، مستجاب قاسم، فاطر احمد، مبشر بدر، محمد دانیال۔

8۔ اسامہ شاہد، عطاء المصور، عطاء الکریم، فطین ریاض، عاطر خان، فضل اللہ منیب۔

9۔ حاشر احمد، مشہود احمد، قاسم گھمن، طارق محمود، اسجد امجد، ھاشم عثمان۔

**نگران ایڈیٹنگ:** مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب

**نائب:** عزیزم صباحت علی، طالبعلم درجہ رابعہ

**معاونین:** فراست عمر، باسل بٹ، آصف خان، عادل احمد، فرخ طاہر، اسامہ رحمان، قاسم چودھری، فطین ریاض، مشہود احمد۔

**نگران گرافکس:** مکرم فرحان نصیر صاحب

**نائب:** عزیزم فرہاد غفار، طالبعلم درجہ سادسہ

**معاونین:** عمر فاروق، عدنان مرزا، اسامہ شاہد، عاطر خان، عطاء الکریم، عطاء الباری، مصور احمد، لبیب شاہ، مستجاب قاسم

**نگران تیاری نمائش گاہ:** عبد الرزاق فراز صاحب

**نائب:** عزیزم طاہر گورایہ، طالب علم درجہ خامسہ

**معاونین:** طلبہ درجہ خامسہ

**نگران ڈیوٹیز دورانِ نمائش:** حافظ عطاء الوہاب صاحب

**نائب:** عزیزم نجیب اللہ ایاز، طالبعلم درجہ رابعہ

**معاونین:** باقی جملہ طلبہ جامعہ احمدیہ

**نگران سمعی و بصری:** مکرم حافظ ھبۃ الرحمان صاحب

**نائب:** عزیزم سرمد نوید، طالب علم درجہ ثالثہ

**معاونین:** مشہود احمد، مزمل جلال، ارسلان وڑائچ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ پر نمائش کی چند جھلکیاں

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ پر نمائش کی چند جھلکیاں

# جلسہ پیش گوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

20 فروری 1886ء جسے جماعت احمدیہ یوم مصلح موعودؓ کے نام سے یاد کرتی ہے، یہ کوئی سالگرہ کا دن نہیں ہے، جماعت احمدیہ مسلمہ تو ایسی آلائشوں سے پاک ہے۔ یہ دن تو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت کے ثبوت میں ایک عظیم الشان نشان کے ظاہر ہونے کی یاد تازہ کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے ادیانِ عالم کو صداقت اسلام کے تازہ ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ نشان قادیان کے چند آریوں اور دیگر معزز غیر مسلموں کی فرمائش پر خدا تعالیٰ کی عظیم بشارات کی صورت میں ظاہر ہوا اور مسلسل کروڑوں کی ہدایت کا باعث بن رہا ہے اور اِس کے معارف درجہ بہ درجہ کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ہر سال 20 فروری کو اِس نسبت سے جلسوں کا اہتمام کر کے ساری دنیا کو اِس حقیقت سے آشکار کرتی اور خدا تعالیٰ کی اِس عظیم نعمت پر شکر کے ترانے گاتی ہے۔

کینیڈا میں بھی تمام مساجد احمدیہ اور نماز کے مراکز میں اس موضوع پر سارا ہفتہ تقریبات جاری رہیں۔ مسجد بیت الاسلام میپل اونٹاریو میں اِس موضوع پر دو بڑے اجتماع ہوئے۔

## پیس ویلج امارت

جماعت احمدیہ پیس ویلج نے 20 فروری کی شام نماز مغرب و عشاء کے بعد جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا اہتمام کیا۔ پونے سات بجے شروع ہونے والے اِس جلسہ کے آغاز میں صدارت کے فرائض محترم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور بعد میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے ادا کئے۔

مکرم عظیم احمد چیمہ صاحب نے سورۃ الفتح کی منتخب آیات کی تلاوت کی، جن کا انگریزی ترجمہ مکرم عمیر احمد صاحب نے اور اردو ترجمہ مکرم محمد حمید خان صاحب نے پیش کیا۔

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پیش گوئی محض ایک بیٹے کی پیدائش سے متعلق نہیں ہے بلکہ ایسی بابرکت روح کی آمد کی اطلاع ہے جس کی ظاہری اور باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیل رہی ہیں اور پھیلتی رہیں گی لہٰذا ہمیں اِس کی اہمیت اور انفرادیت جاننے کی ضرورت ہے۔

اِس موقع پر جماعت احمدیہ کے معروف شاعر مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے اپنی وہ نظم سُنائی جو آپ نے 20 فروری 1966ء کے پہلے جلسہ یوم مصلح موعودؓ میں سُنائی تھی۔

اے فضل عمرؓ تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

اس مشہور اور زبان زد عام نظم کا انگریزی خلاصہ مکرم مستنصر احمد صاحب نے پیش کیا جس کے بعد 7 بج کر 20 منٹ پر پیشگوئی کے الفاظ اردو اور انگریزی میں پڑھ کر سُنائے گئے۔ اردو میں یہ الفاظ مکرم سمیع اللہ صاحب، مکرم کامران سعید صاحب اور مکرم جنید احمد صاحب جب کہ انگریزی میں یہ الفاظ مکرم طٰہٰ چیمہ صاحب، مکرم انس فاروق صاحب اور مکرم طاہر میاں صاحب نے پیش کئے۔

## حضرت مصلح موعودؓ کی حیات مبارکہ پر ویڈیو اور کوئز پروگرام

مکرم عادل ملک صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے 52 سالہ تاریخ ساز دورِ خلافت کے چند اہم پہلوؤں پر تیار کردہ انتہائی دلچسپ ویڈیو مردوں اور مستورات ہال میں ٹی وی کے ذریعہ دکھانے کا اہتمام کیا۔ جس کے بعد اُس کے متعلق ذہنی آزمائش کا پروگرام ہوا۔ اطفال، خدام اور انصار سے علیحدہ علیحدہ سوالات کئے گئے۔ صحیح جواب دینے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ یہ دلچسپ کوئز پروگرام پونے آٹھ بجے ختم ہوا۔

## حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرآنی خدمات

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلج نے اپنے خطاب میں پیش گوئی کے الفاظ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ پیدا ہونے والا سے متعلق کہا گیا ہے کہ ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہوگا۔ پیش گوئی کے اِس حصہ کو پورا کرنے کے لئے ظاہری حالات میں عام طور پر ایک بچے کے لئے صحت اور مناسب تعلیم کا ہونا ضروری تھا لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اُس دور میں قادیان میں پرورش کے دوران یہ دونوں چیزیں ناپید ہونے کے باوجود مورخین اس بات پر گواہ ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین ماہ میں قرآن کریم پڑھا اور دو ماہ میں صحیح بخاری پڑھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتے ۔۔۔۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے اُستاد مقرر کیا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے ایک جوش تھا۔ آپؓ نے 1910ء میں صرف 20 سال کی عمر میں درس قرآن دینا شروع کر دیا اور اپنے سارے دورِ خلافت میں درس قرآن کی نگرانی فرماتے رہے۔ آپؓ کی کتب، لیکچرز اور جلسہ سالانہ کی تقاریر قرآن پاک کی تفاسیر پر مبنی ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے بارہ میں جو غیر معمولی علم آپؓ کو عطا کیا تھا۔ اُس کے بارہ میں آپؓ فرماتے ہیں۔ ”میں وہ تھا جسے کل کا بچہ کہا جاتا تھا، میں وہ تھا جسے احمق اور نادان قرار دیا جاتا تھا مگر عہدۂ خلافت سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک اُمت مسلمہ اس

بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور اُن سے فائدہ اٹھائے۔ وہ کونسا اسلامی مسئلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا۔ مسئلہ نبوت، مسئلہ کفر، مسئلہ خلافت، مسئلہ تقدیر، قرآنی ضروری امور کا انکشاف، اسلامی اقتصادیات، اسلامی سیاست اور اسلامی معاشرت وغیرہ پر تیرہ سو سال سے کوئی وسیع مضمون موجود نہیں تھا مجھے خدا نے اِس خدمت دین کی توفیق دی اور اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی اِن مضامین کے متعلق قرآن کے معارف کھولے جن کو آج دوست دشمن سب نقل کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی لاکھ گالیاں دے، مجھے کوئی لاکھ بُرا بھلا کہے جو شخص اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا اُسے میرا خوشہ چیں ہونا پڑے گا اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جاسکے گا۔"

مکرم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہ معیار ہے آپؓ کے علم کا اور کُتب کا اور بنیادی طور آپؓ کی کُتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معارف ہم تک پہنچا رہی ہیں۔ تفسیر کبیر کی دس جلدوں اور چھ ہزار کے قریب صفحات کو قرآن کی عظیم خدمت قرار دیتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ اِن میں قرآن کی سورتوں کے تعلق کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، عصرِ حاضر کی بارہ قرآنی پیش گوئیوں کو کھول کر بیان کیا گیا ہے اور قرآن کریم کے مشکل حصوں کی عام فہم زبان میں تفسیر بیان کی گئی ہے۔ آپؓ کے علوم و معارف کا اعتراف غیروں نے برملا کیا۔ آخر میں مولانا نے فرمایا کہ ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم اِن علوم کو لے کر اُٹھ کھڑے ہوں اور اِن قرآنی معارف کو دنیا میں پھیلا دیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ دیوانہ وار نکلیں اور دنیا کو قرآن سے بہرور کرنے کی کوشش کریں۔ ... آج دنیا قسم قسم کی بدیوں میں مبتلا ہے۔ ... مگر اِس میں بھی کیا شبہ ہے کہ سوائے قرآن کے اِن تمام کا علاج بھی کوئی نہیں۔"

## گویا کہ خدا آسمان سے نازل ہوا ہے

8 بج کر 18 منٹ پر مکرم پروفیسر مولانا ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا جلسہ کے اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے پیشگوئی کے الفاظ " مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعُلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ " کے موضوع پر نہایت عالمانہ خطاب فرمایا۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے سورۃ الفتح کی آیت 11 کی تلاوت کی اور تفسیر بیان کی۔ پھر آپ نے پیش گوئی مصلح موعود کہ 'وہ حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا' کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پیش گوئی میں جن علامات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا تھا وہ تمام علامات اوّل طور پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں جلوہ گر تھیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی اِس پیشگوئی کی جس میں آنے والے مسیح کی شادی اور اولاد کا آپؐ نے ذکر فرمایا ہے، تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ اِس (پیشگوئی) میں یہ اشارہ ہے کہ اِس (مسیح موعود) کے ہاں ایک ایسا صالح بیٹا پیدا ہوگا جو اُس کی مشابہت میں اُس کے کمالات کا حامل ہوگا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام بھی ہوا کہ: " خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق" مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے خدا کے نزول کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبیوں کا آنا ہی خدا کا آنا ہوتا ہے، پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ذات میں ظاہر ہوا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات میں ظاہر ہوا اور پھر رسول کریم ﷺ کی ذات میں ایک بڑی مضبوط اور اعلیٰ ترین تجلی کی شکل میں ظاہر ہوا، اور یہ خدا کا آنا تمام آسمانی نوشتوں میں مذکور ہے اور خدا کا نزول پہلے بھی ہوتا رہا ہے لیکن یہاں ایک ایسا عظیم الشان نزول جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں رسول اللہ ﷺ کو دیا جاتا ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ اور فیض کا کمال ہے کہ ایسا عظیم الشان نزول جس کی نظیر نہ پہلے نبیوں میں ملتی ہے اور نہ بعد میں ہوگی وہ رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوتا ہے اور اُس مسیح کی شان ایسی ہے کہ اُس کے بارہ میں خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ آسمان سے خدا آیا ہے۔ یہ ساری شان رسول اللہ ﷺ کی ہے، یہ سارا فیض رسول اللہ ﷺ کا ہے، یہ قوت قدسیہ رسول اللہ ﷺ کی ہے کہ مسیح کے ماننے والوں میں، مسیح کے بیٹوں میں، مسیح کی جماعت میں خدا نازل ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے بارہ میں فرمایا تھا کہ اِن میں خدا ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ یہ جو بیعت کرتے ہیں یہ تیری بیعت نہیں کرتے اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور تو جو اِن کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتا ہے وہ تیرا نہیں اللہ کا ہاتھ ہے، بیعت کی وہی شان آج جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے۔ ؎

قدرت سے اپنی ذات کی دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

یہاں جس قدرت کا ذکر ہے وہ قدرت ثانیہ ہے جس کے جلوے ہم ہر مقام پر دیکھتے ہیں، یہی خدا کا نزول ہے، نزول کی شان جدا جدا ہوسکتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسہ کے اختتامی خطاب کے لئے کے وجود میں یہ نزول کس شان سے ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ خطاب کے آخر میں مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریروں اور خطبات کے بہت سے حوالہ جات پیش کیے جن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش گوئی کا مصداق ہونے کے دعویٰ کو بڑے جلالی رنگ میں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اِن دعووں کی سچائی کو ہم نے آگے لے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ آپ کا خطاب نصف گھنٹہ تک جاری رہا جس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی سُنا گیا۔

## مساجد کی تعمیر کے بارہ میں تازہ صورتحال

پروگرام کے آخر میں محترم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے کینیڈا میں زیرِ تعمیر مساجد اور نمازوں کے مراکز کے بارہ میں پاور پوائنٹ کی مدد سے ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی، جس میں سیسکاٹون، ریجائنا، لائیڈمنسٹر، بریمپٹن اور بیت الحنیف ٹورنٹو ایسٹ کی دوبارہ تعمیر کا احوال بیان کیا اور مالی قربانی کی تحریک کی۔

## اجتماعی دعا

9 بج کر 7 منٹ پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اِس جلسہ میں خواتین و احباب کی حاضری 1350 تھی۔ بعدہ ریفریشمنٹ پیش کیا گیا۔

(نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف)

# وان امارت

وان امارت کے تحت سال 2016ء کا جلسہ مصلح موعودؓ اپنی سابقہ روایات کے مطابق بفضل اللہ تعالیٰ 21 فروری 2016ء بروز اتوار مسجد بیت الاسلام میں منعقد ہوا۔ امسال مسجد کو نئے بینرز اور جھنڈیوں سے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

جلسہ کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے فرمائی۔

## پروگرام

جلسہ کی کاروائی نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد تقریباً ساڑھے چھ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت حلقہ وان ایسٹ کے مکرم رضا در صاحب نے سورۃ الفاطر کی آیات 30-33 نہایت خوش الحانی سے پڑھیں جن کا اردو ترجمہ حلقہ وان نارتھ کے مکرم کنول افضل صاحب نے اور انگریزی کا ترجمہ مکرم

سلمان زبیر منگلا صاحب نے پیش کیا۔

## افتتاحی خطاب

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے پروگرام کا تعارف فرمایا۔ آپ نے ”پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور جماعت جلسہ مصلح موعودؓ کا کیوں اہتمام کرتی ہے“ کے موضوع پر موثر انداز میں بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت عام طور پر سال گرہ کے تہوار نہیں مناتی مگر یہ ایک عظیم پیشگوئی کو منانے کا دن ہے اور یہ صرف ایک پیشگوئی ہی نہیں بلکہ اس میں باون (52) مختلف پیشگوئیاں شامل ہیں جو اپنی شان و شوکت کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کے وجود میں پوری ہوئیں۔ اور بعض پیشگوئیاں ابھی آنے والے وقتوں میں پوری ہوتی رہیں گی۔

## پیشگوئی کے اصل الفاظ

مکرم امیر صاحب کے تعارفی خطاب کے بعد حلقہ میپل کے مکرم چوہدری محمد انور صاحب نے انتہائی روح پرور انداز میں پیشگوئی کے اصل الفاظ اردو میں پڑھ کر سنائے۔ اُن کے پڑھنے کا انداز بہت ہی مؤثر اور دلوں میں اُترنے والا تھا۔ اس کے فوراً بعد حلقہ میپل کے ہی ایک رکن مکرم ثاقب محمود صاحب نے اس پیشگوئی کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اُن کا انداز بھی بہت پُر اثر تھا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلسہ سے پہلے تمام حصہ لینے والوں کو اچھی طرح تیار کیا گیا تھا تا کہ جلسہ میں شرکت نہایت اعتماد سے کر سکیں۔

اس کے بعد حلقہ وان ساؤتھ کے مکرم بابر سعود احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم ”دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو“ کے پانچ اشعار نہایت خوش الحانی سے پیش کیے جن کا انگریزی ترجمہ حلقہ وان ایسٹ کے مکرم حسیب پاشا صاحب نے پیش کیا۔

## تقاریر

جلسہ کی پہلی تقریر انگریزی میں مکرم انصر رضا صاحب، واقف زندگی وان امارت کی تھی جس کا موضوع ”حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تبلیغ“ تھا۔ آپ نے اس موضوع کو بڑے مدلل انداز میں پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان فرمودہ تبلیغی اصولوں کو واضح کیا۔ تفسیر کبیر سے مختلف حوالہ جات پیش کیے جن میں جماعت کے احباب کو تبلیغ کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے ساتھ ہی سامعین کو مطلع فرمایا کہ 6 مارچ کو جماعت وان کے تحت تبلیغ کے لئے مسجد بیت الاسلام میں اوپن ہاؤس (Open House) کا انتظام کیا جا رہا ہے جہاں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کو دعوت دی جائے گی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے جائیں گے۔ مسجد کے اندر بک اسٹال اور بینرز کے ذریعے آنے والوں کو مزید معلومات فراہم کی جائیں گے۔ مکرم انصر رضا صاحب نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سب سے تعاون کی درخواست بھی کی۔

جلسہ کی دوسری تقریر اردو میں مکرم مولانا غلام مصطفیٰ بلوچ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی جس کا موضوع ”حضرت مصلح موعودؓ کے سربراہان مملکت کو لکھے گئے خطوط“ تھا۔ آپ نے ان خطوط کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور ساتھ ہی ان لیڈروں کی تصاویر بھی پروجیکٹر کے ذریعہ سٹیج کے عقب میں دکھائی گئیں۔ ان سربراہان مملکت میں امیر کابل اور انڈیا میں آنے والے انگریزی سربراہان کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ اس تقریر کا رواں انگریزی ترجمہ ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا جسے مکرم کامران اشرف صاحب نہایت ذمہ داری سے ادا کرتے رہے۔

## تقسیم انعامات

اس جلسہ کی مناسبت سے وان امارت میں صدران کے ذریعہ یہ مہم چلائی گئی تھی اور اعلان کیا گیا تھا کہ احباب پیشگوئی کے اصل الفاظ زبانی یاد کریں گے۔ ماضی کی طرح امسال بھی خواتین (لجنہ اماء اللہ) نے حصہ لیا اور 26 ممبرات نے یہ پیشگوئی زبانی یاد کی۔ مردوں کی طرف سے صرف ایک نام آیا تھا۔

مکرم امیر صاحب نے لجنہ کی مساعی کی تعریف فرمائی اور مردوں کو آئندہ محنت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے مردوں کی طرف انعامات تقسیم فرمائے اور لجنہ کے انعامات صدر لجنہ نے تقسیم کیے۔

دعا ہے کہ خداوند کریم ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اُن سب کے نام بھی پیش کیے جا رہے ہیں:

حلقہ وان نارتھ کے مکرم ہاشم باجوہ صاحب

حلقہ میپل کی محترمہ عنبرین علی صاحبہ، محترمہ مریم رحمان صاحبہ۔ حلقہ وان ایسٹ کی ریحانہ باسمہ صاحبہ، محترمہ آصفہ طاہرہ صاحبہ، محترمہ وجیہہ قیوم صاحبہ، محترمہ راضیہ تبسم صاحبہ، محترمہ خالدہ منورہ درد صاحبہ، محترمہ نافلہ شہزادی صاحبہ، محترمہ ثمرۃ الحی صاحبہ، محترمہ حرا منیب صاحبہ، محترمہ فضیلت مہار صاحبہ۔ حلقہ وان نارتھ کی محترمہ عائشہ امۃ النور صاحبہ، محترمہ جاذبہ پلوشہ انعام صاحبہ، محترمہ صبیحہ نذیر صاحبہ، محترمہ منور انجم صاحبہ، محترمہ شبنم بشیر صاحبہ، محترمہ منذرہ تبسم صاحبہ، محترمہ ارم منصور صاحبہ، محترمہ ثریا سعید صاحبہ۔ حلقہ وان ساؤتھ کی محترمہ عطیۃ النور صاحبہ، محترمہ روبینہ ناہید صاحبہ، محترمہ مبارکہ اسلم صاحبہ، محترمہ حسنہ بنت سعد ملک صاحبہ، محترمہ صبیحہ نرگس صاحبہ، محترمہ فرحت چوہدری صاحبہ۔

## حاضری

اس جلسہ میں کُل حاضری سات سو اسی (780) تھی جس میں خواتین کی تعداد 455 اور مرد تین سو پچیس (325) تھے۔

اختتامی خطاب، دعا اور ریفریشمنٹ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ مصلح موعود پروگرام کے مطابق عین وقت پر شروع ہوا اور مقررہ وقت پر ہی اختتام پذیر ہوا۔ یہ خوبی انتظامی لحاظ سے قابل ستائش ہے۔

سوا آٹھ بجے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے مختصر اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں تمام شرکاء اور خاص طور پر رضا کاران کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(مکرم محمد زبیر منگلا صاحب سیکرٹری تربیت وان امارت)

### عجیب قوم وہ ہے جو میرے بعد آئیں گے

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا اے لوگو! ایمان کے لحاظ سے سب سے عجیب مخلوق کون سی ہے؟

صحابہؓ نے عرض کیا: ملائکہ

فرمایا: ملائکہ کیسے ایمان نہ لائیں جب کہ ان پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے۔

اس پر صحابہؓ نے عرض کیا۔ آپؐ کے صحابہؓ تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہؓ کیسے ایمان نہ لائیں۔ لیکن ایمان کے لحاظ سے عجیب قوم وہ ہے جو میرے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے اور میری تصدیق کریں گے۔ حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا۔ اور یہ میرے بھائی ہیں۔

(المعجم الکبیر طبرانی۔ جلد 12، صفحہ 87، حدیث نمبر 12560)

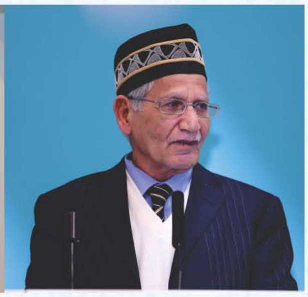

جلسہ مصلح موعودؓ پیس ولیج امارت کی چند جھلکیاں

جلسہ مصلح موعودؓ وان امارت کی چند جھلکیاں

# اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

## ولادت

### ☆ روودان میاں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ادریس میاں صاحب و محترمہ سائرہ میاں صاحبہ، ایڈمنٹن کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام 'روودان میاں' تجویز ہوا ہے۔

عزیزم روودان سلمہ، مکرم انیس میاں صاحب، ایڈمنٹن کے پوتے اور مکرم صادق محمد صاحب ٹورانٹو کے نواسے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم روودان میاں سلمہ کے نصیب نیک کرے۔ صحت و سلامتی والی لمبی اور بابرکت عمر عطا کرے۔ خلافت سے ان کا رشتہ ہمیشہ مضبوط رکھے۔ اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

## آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم طارق عدنان صاحب اور محترمہ فرحین سید صاحبہ، برامپٹن کے صاحبزادے عزیزم ہشام طارق سلمہ نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

عزیزم ہشام طارق، مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کا پوتا اور مکرم سید ارشد احمد صاحب، میری لینڈ امریکہ کا نواسہ ہے۔ اس بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ فرحین سید صاحبہ کے حصہ میں آئی۔

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے اپنے پوتے عزیزم ہشام طارق سلمہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ اور اس موقع کی مناسبت سے چند اشعار کہے جو درج ذیل ہیں۔

اللہ نے نازل جو محمدؐ پہ کئے ہیں
ان لفظوں کو ہشام نے پہچان لیا ہے
اب سیکھ لیا اُس نے ہے قرآں کے متن کو
مولا نے یہ کتنا بڑا احسان کیا ہے
یہ فرض ہے اب سیکھ لے وہ اس کے معانی
اِس کا بھی تو رب نے اُسے فرمان دیا ہے
جو پڑھ لے اسے اُس پہ عمل بھی ہے ضروری
جس نے کیا حاصل یوں ہی فیضان کیا ہے
ہشام کا سینہ بھی فروزاں ہو اسی سے
اللہ کے انوار کا قرآن، دیا ہے
مولا اِسے قرآن کی برکات عطا کر
ہر نیکی سے معمور تُو دن رات عطا کر
یہ اپنے اب و جد کو کئی عظمتیں بخشے
اور نام کو اپنے یہ نئی رفعتیں بخشے

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچے کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ احمدیت کا سچا خادم بنائے اور اس کی آئندہ نسلوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین

## دعائے مغفرت

### نماز جنازہ حاضر

8 اپریل 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل دو مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے فوراً بعد نیشنل قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی اور قبریں تیار ہونے کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

### ☆ مکرم رانا محمد اقبال صاحب

5 اپریل 2016ء کو مکرم رانا محمد اقبال صاحب واقف زندگی، سابق اکاؤنٹ آفیسر شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا 62 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

نماز جنازہ اور تدفین کے مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں اور لائیڈ منسٹر، امریکہ اور جرمنی سے آئے ہوئے اعزہ و اقارب نے شمولیت کی۔

مکرم رانا صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف سبز پگڑی والے کے صاحبزادے تھے۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق ملی۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ آپ مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار، محنتی، فرض شناس، وقت کے پابند، ہمدرد، خلیق، ملنسار، صلہ رحمی کرنے والے، مہمان نواز، صاف گو، خوش لباس، خوش خوراک، خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے۔ صاف ستھری، سچی اور کھری بات کرتے تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے ایک اعلیٰ درجہ کے بنکار تھے۔ بارہ سال تک وقف کی روح کے ساتھ شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ نے اپنے والد حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف سبز پگڑی والے کے ایمان افروز واقعات 'میری یادیں' کتابی شکل میں دو حصوں میں شائع کئے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ غزالہ اقبال صاحبہ، ایک بیٹا مکرم حماد جاوید رانا صاحب برامپٹن، تین بیٹیاں محترمہ ناہید اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم احمد صاحب ٹورانٹو، محترمہ عالیہ اقبال رانا صاحبہ بیری جماعت، محترمہ سعدیہ اقبال رانا صاحبہ اہلیہ مکرم طٰہٰ احمد صاحب، اوک ول جماعت اور چار بہنیں محترمہ امۃ السلام صاحبہ، برامپٹن، محترمہ صدیقہ نگہت صاحبہ، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، امۃ الرشید صاحبہ، اور ایک بھائی مکرم نصر اللہ خاں صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے اور بھی اعزہ و اقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

### ☆ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ

6 اپریل 2016ء کو محترمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب، پیس ویلیج 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کو دس سال تک کراچی میں مختلف شعبہ جات خاص طور پر شعبہ اشاعت اور صد سالہ خلافت جوبلی کی ٹیم میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

مرحومہ کے شوہر مکرم مبارک احمد صاحب شعبہ جائیداد جماعت احمدیہ کینیڈا کے ایک مخلص رضا کار ہیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے مکرم محمود احمد صاحب لائیڈ منسٹر، مکرم وددو احمد صاحب وڈبرج، مکرم

مظفر احمد صاحب Etobicoke اور دو بیٹیاں محترمہ صالحہ امۃ الرحمٰن صاحبہ میامی، محترمہ رضیہ سلطانہ شاہد صاحبہ کراچی یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ، مکرم عبدالحمید خاں صاحب ٹورانٹو، محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اور محترمہ سلیمہ بشریٰ صاحبہ کراچی کی ہمشیرہ اور، مکرم تنویر احمد صاحب شیخ، احمدیہ ابوڈ آف پیس کی بھاوج تھیں۔

ادارہ ان سانحہ ہائے ارتحال کے موقع پر مکرم رانا محمد اقبال صاحب اور محترمہ امۃ الکریم صاحبہ کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

## ☆ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب

12 اپریل 2016ء کو مکرم چوہدری رشید احمد صاحب آف اوک ول جماعت 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

15 اپریل 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور اگلے روز 16 اپریل کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

نماز جنازہ اور تدفین کے مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں اور امریکہ اور یوکے لندن سے آئے ہوئے اعزہ واقارب نے شمولیت کی۔

مرحوم، مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے جو برٹش ریلوے میں مشرقی افریقہ میں ملازم تھے اور آپ 1939ء میں یوگنڈا میں پیدا ہوئے۔ یوکے سے Tele-communication engineer کی تربیت حاصل کی۔ آپ کو یوکے، زمباوے، سعودی عربیہ، کوریا، امریکہ اور کینیڈا میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ 1975ء سے کینیڈا میں مقیم ہیں۔ آپ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم سابق سیکرٹری وصایا ورشتہ ناطہ کے داماد تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ آنسہ ممتاز احمد صاحبہ، ایک بیٹا مکرم لقمان احمد صاحب لندن یوکے، دو بیٹیاں محترمہ فرح قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر قریشی صاحب اٹلانٹا امریکہ، محترمہ مدیحہ احمد صاحبہ اوک ول یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم آفتاب احمد خاں صاحب یوکے، مکرم آصف احمد خاں صاحب یوکے، محترمہ فضیلت احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا چوہدری منیر احمد صاحب انچارج ایم ٹی اے Teleport امریکہ، محترمہ سعیدہ احمد صاحبہ سڈنی آسٹریلیا، محترمہ بشریٰ احمد صاحبہ یوکے، محترمہ نصرت چوہدری صاحبہ یوکے کے بھائی تھے۔

مکرم مولانا چوہدری منیر احمد صاحب امریکہ، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سابق سیکرٹری جائیداد کینیڈا و پراجیکٹ مینیجر مساجد، مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب وڈبرج، مکرم چوہدری کلیم احمد صاحب، مکرم چوہدری سفیر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب قاضی دارالقضاء کینیڈا، مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب بریمپٹن کے ہم زلف تھے۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب دلی تعزیت کرتا ہے۔

# نماز جنازہ غائب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 25 مارچ 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد اپنی والدہ محترمہ کے نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## ☆ محترمہ عقیلہ بیگم صاحبہ

21 جنوری 2016ء کو محترمہ عقیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رشید صاحب ربوہ میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، محترمہ عذرا رشید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد ایوب صاحب، برنٹ فورڈ کی والدہ، محترمہ امۃ النصیر حافظ زادہ صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ زادہ حبیب الرحمٰن صاحب، برنٹ فورڈ کی چچی اور مکرم رانا محمد اقبال صاحب، بریمپٹن کی بھاوج اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ المعروف سبز پگڑی والے کی بہو تھیں۔

## ☆ مکرم صوفی محمد صادق جنجوعہ صاحب

5 فروری 2016ء کو مکرم صوفی محمد صادق جنجوعہ صاحب، لاہور حال جرمنی 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔

7 فروری 2016ء کو مکرم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمود جنجوعہ صاحب پیس ولیج ویسٹ کے والد محترم تھے۔

## ☆ مکرم شیخ محمود ارشد صاحب

28 فروری 2016ء کو مکرم شیخ محمود ارشد صاحب لاہور میں 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عذرا ارشد صاحبہ، دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری پیس ولیج کے خالو اور محترمہ نوشین اقبال صاحبہ وان ایسٹ کے بہنوئی تھے۔ ادارہ اس افسوسناک وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

## ☆ محترمہ طاہرہ فرخ صاحبہ

یکم مارچ 2016ء کو محترمہ طاہرہ فرخ صاحبہ اہلیہ مکرم طارق پرویز رضی صاحب کراچی میں 58 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ، محترمہ قرۃ العین خالد صاحبہ پیس ولیج کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

## ☆ مکرم محمد سعید صاحب

7 مارچ 2016ء کو مکرم محمد سعید صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان، 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

مکرم میاں محمد لئیق صاحب وان کے ماموں زاد بھائی تھے۔

## ☆ محترمہ شاکرہ رضیہ صاحبہ

7 مارچ 2016ء کو محترمہ شاکرہ رضیہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالواسع سہیل صاحب ربوہ میں 47 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور 8 مارچ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے

ہیں۔آپ محترمہ امۃ القدوس طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد بدر صاحب اور محترمہ امۃ البصیر نگہت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عزیز نوید صاحب ہملٹن کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔

## ☆ محترمہ زبیدہ ناہید صاحبہ

10 مارچ 2016ء کو محترمہ زبیدہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد ریاض صاحب جرمنی میں 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ مکرم نصیرالدین صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کی ہمشیرہ، مکرم فرحان احمد نصیر صاحب گرافکس ڈیزائنر احمدیہ گزٹ کینیڈا و لائبریرین جامعہ احمدیہ کینیڈا لائبریری اور مکرم رؤف احمد صاحب شعبہ آئی ٹی کی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ کے اور بھی بہت سے اعزہ واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

ادارہ اس موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

## ☆ محترمہ عصمت بیگم صاحبہ

10 مارچ 2016ء کو محترمہ عصمت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصرت اللہ صاحب مرحوم آف ہنسلو لندن یوکے میں 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

12 مارچ 2016ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا عبدالحفیظ کھوکھر صاحب ریجنل مشنری نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں اور مکرم منیر احمد خورشید صاحب بریمپٹن کی چچی تھیں۔

## ☆ محترمہ فرخندہ اشرف صاحبہ

17 مارچ 2016ء کو محترمہ فرخندہ اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب امریکہ میں 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ مکرم مبشر احمد ناصر صاحب نارتھ یارک کی والدہ تھیں۔

## ☆ محترمہ ممتاز بی بی صاحبہ

22 مارچ 2016ء کو محترمہ ممتاز بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب ربوہ میں 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عابد حسین صاحب کچنر واٹرلو کی والدہ تھیں۔

## ☆ محترمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ

20 مارچ 2016ء کو محترمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

25 مارچ کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد بیت الفتوح موڈرن میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ محترمہ امۃ القدوس طلعت صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد بدر صاحب اور محترمہ امۃ البصیر نگہت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عزیز نوید صاحب ہملٹن کی والدہ تھیں۔

8 اپریل 2016ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم رانا محمد اقبال صاحب اور محترمہ امۃ الکریم صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

## ☆ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

12 اپریل 2016ء کو محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ، مکرم مظفر محمود صاحب، وان ایسٹ کی والدہ تھیں۔

## ☆ محترمہ نسیمہ اختر صاحبہ

31 مارچ 2016ء کو محترمہ نسیمہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب ربوہ میں 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اور وہیں تدفین ہوئی۔

مرحومہ، محترمہ نصرت پروین شاد صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس کی ہمشیرہ اور مکرم نسیم احمد شاد صاحب، صدر حلقہ بریمپٹن کاسل مور اور مکرم تنویر احمد شاد صاحب اور مکرم محمود احمد شاد صاحب کی خالہ تھیں۔

ادارہ اس افسوسناک وفات کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

## ☆ مکرم مبشر احمد صاحب

27 مارچ 2016ء کو مکرم مبشر احمد صاحب سیالکوٹ میں 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔آپ نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدیہ سیکنڈری سکول، سیرالیون میں چودہ سال تک تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مکرم محمد آصف صدیقی صاحب، نیو مارکیٹ جماعت سے قریبی تعلق تھا۔

## ☆ مکرم شریف احمد صاحب

یکم اپریل 2016ء کو مکرم شریف احمد صاحب جرمنی میں 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ مکرم طاہر احمد صاحب وان جماعت کے تایا تھے۔

مکرم امیر صاحب کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد 15 اپریل کو مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے دعا گو بزرگ مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب بریمپٹن پیل ریجن 92 سال کی عمر میں 16 فروری 2016ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ غائب 22 فروری 2016ء کو پڑھائی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔


برائے فروخت

ایک کنال پلاٹ۔ سیکٹر۔B اسلام آباد DHA - 2
قیمت: 17 لاکھ پاکستانی روپیہ یا تقریباً 21 ہزار کینیڈین ڈالرز
رابطہ کے لئے:
تنویر شیخ: فون نمبر 011 92 51 5490509